باخبر، پُراثر، نقیبِ فکر و نظر

# عصرِ حاضر ای پیپر

عصرِ حاضر — باخبر، پُراثر، نقیبِ فکر و نظر — ASR-E-HAZIR

3 ؍رجب المرجب 1444ھ | مطابق 26 ؍جنوری 2023ء | بروزِ جمعرات | جلد: (۳) | شمارہ: (۲۱) | صفحات: (۸)




## ہندوستان اور مصر دنیا کی قدیم ترین تہذیبوں میں سے ایک

### دوطرفہ تعلقات کو اسٹریٹجک شراکت داری میں اپ گریڈ کرنے کا عہد، یوم جمہوریہ کے موقع پر مصری صدر کی آمد قابل فخر: مودی



نئی دہلی، 25 جنوری (ایجنسیز) ہندوستان اور مصر نے اپنے دو طرفہ تعلقات کو اسٹریٹجک شراکت داری میں اپ گریڈ کرنے اور ثقافتی اور تہذیبی تبادلوں کو بڑھانے کے ساتھ ساتھ سائبر سیکورٹی، زراعت، انفارمیشن ٹیکنالوجی، نوجوانوں کے امور اور نشریات کے شعبوں میں تعاون کو مضبوط بنانے کا آج عہد کیا ہے یہ عہد وزیر اعظم نریندر مودی اور مصر کے صدر عبدالفتاح السیسی کے درمیان حیدرآباد ہاؤس میں ہونے والی دو طرفہ میٹنگ میں کیا گیا اس دوران دونوں ممالک کے درمیان سفارتی تعلقات کی 75 ویں سالگرہ کی یاد میں خصوصی طور پر شائع ہونے والے ڈاک ٹکٹوں کا بھی تبادلہ کیا گیا۔ ملاقات میں دونوں ممالک کے درمیان 5 یادداشت مفاہمت دستخط اور تبادلہ کیا گیا، جس میں سائبر سیکورٹی، انفارمیشن ٹیکنالوجی، ثقافتی تبادلے، نوجوانوں کے امور میں تبادلے، نشریات کے شعبے میں باہمی تعاون بڑھانے کی تجاویز شامل ہیں۔ مصری صدر مسٹر السیسی اور ان کے وفد کا ہندوستان میں خیر مقدم کرتے ہوئے، مسٹر مودی نے ملاقات کے بعد اپنے پریس بیان میں کہا ”کل، مصر کے صدر ہمارے یوم جمہوریہ کی تقریبات میں مہمان خصوصی ہوں گے۔ یہ پورے ہندوستان کے لیے فخر اور خوشی کی بات ہے۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ مصری فوج کا ایک دستہ پریڈ میں حصہ لے رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان اور مصر دنیا کی قدیم ترین تہذیبوں میں سے ہیں۔ ہمارے درمیان ہزاروں سالوں سے ایک مسلسل رشتہ ہے۔ چار ہزار سال سے زیادہ پہلے مصر کے ساتھ تجارت گجرات کی بندرگاہ لوتھل کے ذریعے ہوتی تھی اور دنیا میں مختلف تبدیلیوں کے باوجود ہمارے تعلقات مستحکم رہے۔ اس سال ہندوستان نے اپنی جی-20 صدارت کے دوران مصر کو مہمان ملک کے طور پر مدعو کیا ہے، جو ہماری خصوصی دوستی کو ظاہر کرتا ہے۔ آج کی میٹنگ میں مسٹر مودی نے کہا کہ ہم نے اپنی دفاعی صنعتوں کے درمیان تعاون کو مزید مضبوط کرنے اور انسداد دہشت گردی آپریشنز میں معلومات اور لیڈز کے تبادلے کو بڑھانے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ ہندوستان اور مصر کو دہشت گردی پر تشویش ہے۔ دونوں ممالک اس بات پر متفق ہیں کہ سرحد پار سے ہونے والی دہشت گردی پر قابو پانے کے لیے سخت کارروائی کی جانی چاہیے اور اس کے لیے ہم عالمی برادری کو خبردار کرنے کے لیے مل کر کام کرتے رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ کووڈ کی وبا کے دوران ہم نے دونوں ممالک کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے مل کر کام کیا ہے۔ ہمارے درمیان مشترکہ مشقوں، تربیت اور صلاحیت سازی کی سرگرمیوں میں اضافہ ہوا ہے۔ ہم سائبر اسپیس میں انتہا پسندی اور بنیاد پرستی کے پھیلاؤ کو کنٹرول کرنے کے لیے تعاون کر رہے ہیں۔ ہم نے فارما چین اور سپلائی چین کو مضبوط بنانے پر بھی تبادلہ خیال کیا ہے جو کووڈ کے دوران اور اس کے بعد یوکرین کے بحران کی وجہ سے متاثر ہوا تھا۔ مسٹر مودی نے کہا، ”دونوں ملکوں کے درمیان اسٹریٹجک کوآرڈینیشن پورے خطے میں امن اور خوشحالی میں مدد کرے گا۔ لہذا، آج کی ملاقات میں، صدر سیسی اور میں نے اپنے دوطرفہ تعلقات کو اسٹریٹجک شراکت داری کی سطح تک بلند کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہندوستان-مصر اسٹریٹجک پارٹنرشپ کے تحت، ہم سیاسی، سیکورٹی، اقتصادی اور سائنسی شعبوں میں مزید جامع تعاون کے لیے ایک طویل مدتی فریم ورک تیار کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے مل کر فیصلہ کیا کہ اگلے 5 سالوں میں اپنے ممالک کے درمیان دوطرفہ تجارت کو 12 بلین ڈالر تک لے جائیں گے۔ اس موقع پر مصر کے صدر مسٹر السیسی نے کہا کہ ہم نے مختلف شعبوں میں موجودہ تعاون کو بڑھانے اور نئے شعبوں میں شراکت داری کو فروغ دینے پر اتفاق کیا ہے۔ ہم نے اپنے شعبوں میں خاص طور پر سرمایہ کاری، اعلیٰ تعلیم، کیمیکل، فارماسیوٹیکل انڈسٹری وغیرہ میں تعاون کو مضبوط بنانے پر اتفاق کیا ہے۔ دہلی اور قاہرہ کے درمیان فضائی خدمات کو وسعت دی جائے تاکہ سیاحت کو فروغ دیا جاسکے۔ انہوں نے کہا،” ہم نے دہشت گردی کے خلاف جنگ کے بارے میں بات کی اور موسمیاتی تبدیلی پر فریقین کے 27 ویں اجلاس (COP-27) پر تبادلہ خیال کیا۔ ہم نے مصر اور ہندوستان کے درمیان سیکورٹی تعاون پر بھی بات کی۔ میں نے مسٹر مودی کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے مصر کو آنے والے جی-20 سربراہی اجلاس کے مہمان ملک کے طور پر مدعو کیا۔ مسٹر مودی کے ساتھ اپنی پہلی ملاقات کو یاد کرتے ہوئے، انہوں نے کہا” میں نے 2015 میں نیویارک میں وزیر اعظم مودی سے ملاقات کی تھی اور ان پر پورا بھروسہ تھا۔ میں جانتا تھا کہ وہ اپنے ملک کو آگے لے جائیں گے۔ میں نے پی ایم مودی کو اپنے تعلقات کو آگے بڑھانے کے لیے قاہرہ آنے کی دعوت دی ہے۔







## اعلانِ تعطیل

ذریعہ ہذا قارئین عصر حاضر مطلع کیا جاتا ہے بتاریخ 26 ؍جنوری 2023ء بموقع یوم جمہوریہ عصر حاضر ای پیپر کو تعطیل رہے گی۔ لہذا 27 ؍جنوری 2023 کا شمارہ منظر عام پر نہیں آئے گا۔ ادارہ

## ہالینڈ میں قرآن پاک کی بے حرمتی پر کویت، قطر اور رابطہ عالم اسلامی کی مذمت

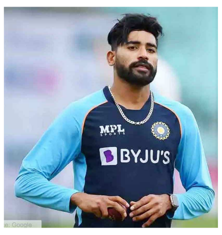
ہالینڈ میں شر پسند اسلام دشمن عناصر کی طرف سے قرآن پاک کی بے حرمتی کے مکروہ واقعے پر عالم اسلام کی طرف سے شدید مذمت کی جارہی ہے۔ خلیجی ریاستوں قطر، کویت اور رابطہ عالم اسلامی نے قرآن پاک کی بے حرمتی کے واقعے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے اسے قابل نفرت جرم قرار دیا ہے۔ کویت کی وزارت خارجہ نے ہالینڈ میں ایک انتہا پسند کی جانب سے ہالینڈ کے شہر دی ہیگ میں قرآن کریم کے مقدس نسخہ کی بے حرمتی کی شدید الفاظ میں مذمت کی ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ انتہا پسند شخص کی جانب سے مقدس کتاب کو پھاڑنے کی ناپاک جسارت کی گئی ہے جو ایک قابل نفرا اور دوارب مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے کی سوچی سمجھی کوشش ہے۔ ادھر قطر کی وزارت خارجہ نے ایک بیان میں ہالینڈ کے شہر دی ہیگ میں قرآن پاک کے نسخے کو پھاڑنے کے واقعے کی شدید مذمت کرتے ہوئے اس مکروہ سازش میں ملوث افراد کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ یہ اقدام دنیا بھر میں لاکھوں مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے کا باعث بنا ہے وزارت خارجہ نے کہا ضرورت اس بات کی ہے کہ بات چیت، رواداری اور بقائے باہمی کی اقدار کو پھیلایا جائے۔ نفرت اور انتہا پسندی کی وجوہات کو مسترد کر دیا جائے۔ دریں اثنا رابطہ عالم اسلامی نے ہالینڈ میں قرآن پاک کے نسخے کو چاک کرنے کے مکروہ فعل کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے اسے اسلاموفوبیا کی تازہ اور بدترین مثال قرار دیا ہے۔ رابطہ عالم اسلامی کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر محمد بن عبدالکریم العیسیٰ نے خبردار کیا کہ قرآن پاک جیسی مقدس کتاب کی بے حرمتی کے واقعے نے کروڑوں مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ اس طرح کے اشتعال انگیز واقعات سے عالمی امن کی کوششوں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ ایسے واقعات صرف انتہا پسندوں کے مکروہ ایجنڈے کی تکمیل کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔

## گجرات فسادات: تشدد بھڑکانے اور قتل عام کے معاملے میں 22 افراد بری

گودھرا (گجرات): گجرات کے پنچ محل ضلع کے ہلول قصبے کی ایک عدالت نے 2002 میں ریاست میں گودھرا سانحہ کے بعد ہونے والے فسادات کے ایک کیس میں دو بچوں سمیت اقلیتی برادری کے 17 افراد کو قتل کرنے کے ملزم 22 افراد کو ثبوت کی کمی کی بنا پر بری کر دیا ہے۔ وکیل دفاع گوپال سنگھ سولنکی نے کہا کہ ایڈیشنل سیشن جج ہرش ترویدی کی عدالت نے تمام 22 ملزمان کو بری کر دیا، جن میں سے 8 کی اس مقدمے کی سماعت کے دوران موت ہوگئی۔ سولنکی نے کہا ”عدالت نے ضلع کے دیلول گاؤں میں ہنگامہ آرائی اور اقلیتی برادری کے 17 لوگوں بشمول دو بچوں کو قتل کرنے کے معاملے میں ثبوت کی کمی کی وجہ سے تمام ملزمان کو بری کر دیا۔“ استغاثہ کے مطابق مقتولین کو 28 فروری 2002 کو قتل کیا گیا تھا اور ان کی لاشوں کو ثبوت مٹانے کی نیت سے جلا دیا گیا تھا۔ خیال رہے کہ پنچ محل ضلع کے گودھرا قصبے کے قریب 27 فروری 2002 کو ہجوم کی طرف سے سابرمتی ایکسپریس کے ایک ڈبے کو نذر آتش کئے جانے کے ایک دن بعد ریاست کے مختلف حصوں میں فرقہ وارانہ فسادات پھوٹ پڑے تھے۔ ڈبے جلانے کے واقعہ میں 59 مسافروں کی موت ہوگئی تھی، جن میں زیادہ تر 'کارسیوک' تھے، جو ایودھیا سے واپس آرہے تھے۔

## محمد سراج نمبر ون گیند باز بن گئے

نئی دہلی: ہندوستان کے تیز گیند باز محمد سراج نے



وَنڈے کرکٹ میں دنیا کے نمبر 1 گیند باز ہونے کا تمغہ حاصل کرلیا ہے۔ آئی سی سی کی تازہ وَنڈے رینکنگ منظر عام پر آنے کے بعد ہندوستانی کرکٹ شیدائیوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے، کیونکہ عرصہ بعد وَنڈے کرکٹ میں کسی ہندوستانی گیند باز نے نمبر ایک کی کرسی حاصل کی ہے۔ اس طرح محمد سراج نے ایک بار پھر ہندوستان کو فخر کا موقع فراہم کیا ہے۔ دراصل محمد سراج نے سری لنکا اور نیوزی لینڈ کے خلاف وَنڈے سیریز میں شاندار گیند بازی کی تھی جس کا انعام انھیں دنیا کے نمبر وَن گیند باز بن کر ملا ہے۔ محمد سراج 729 پوائنٹس کے ساتھ پہلے مقام پر اور آسٹریلیا کے تیز گیند باز ہیزل ووڈ 727 پوائنٹس کے ساتھ دوسرے نمبر پر پہنچ گئے ہیں۔ تیسرے مقام پر نیوزی لینڈ کے تیز گیند باز ٹرینٹ بولٹ ہیں جن کے 708 پوائنٹس ہیں۔ محمد سراج کے علاوہ محمد شامی کو بھی گیند بازی کی رینکنگ میں فائدہ ملا ہے۔ دوسری طرف بلے بازی میں شبمن گل نے 2 سیڑھی کی چھلانگ لگائی ہے۔ شبمن گل تازہ رینکنگ میں دنیا کے نمبر 6 بلے باز بن گئے ہیں اور انھوں نے وراٹ کوہلی کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ شبمن گل کے 734 پوائنٹس ہیں اور وراٹ کوہلی 727 پوائنٹس کے ساتھ ساتویں نمبر پر ہیں۔

# بی بی سی کی دستاویزی فلم اور پی ایم مودی کا کردار

حکومت ہند نے برطانوی نشریاتی ادارے بی بی سی کی اس دستاویزی فلم، اس کے مختصر ویڈیو کلپس اور اس سے متعلق تمام ٹویٹس کو بھی داخلی سطح پر بلاک کر دیا ہے، جس میں سن 2002 میں گجرات میں ہونے والے فسادات میں موجودہ وزیر اعظم نریندر مودی کے کردار پر سوالات اٹھائے گئے ہیں۔ نئی دہلی حکومت نے اسے 'جارحانہ پراپیگنڈا اور بھارت مخالف مواد' قرار دیا ہے۔ اس دستاویزی فلم کے کلپس شیئر کرنا بھی ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔

سرکاری اعداد وشمار کے مطابق گجرات کے فسادات میں ایک ہزار کے قریب افراد ہلاک ہوئے تھے جن میں اکثریت مسلمانوں کی تھی۔ نریندر مودی اس وقت اس بھارتی ریاست کے وزیر اعلیٰ تھے اور ان پر الزام ہے کہ وہ تشدد رکوانے میں ناکام رہے تھے۔

برٹش براڈ کاسٹنگ کارپوریشن (بی بی سی) کی اس دستاویزی فلم میں یہ الزام لگایا گیا ہے کہ گجرات میں فسادات کے وقت نریندر مودی نے مبینہ طور پر پولیس کو 'دوسری طرف دیکھتے رہنے' کا حکم دیا تھا۔ یہ فسادات ہندو یاتریوں کی ایک ریل گاڑی میں آتش زدگی کے واقعے کے بعد شروع ہوئے تھے، جس میں 59 یاتریوں کی جان چلی گئی تھی۔ اکتیس مسلمانوں کو اس واقعے کا ذمہ دار قرار دیا گیا تھا۔ اسی واقعے کے بعد اس بھارتی ریاست میں مذہبی فسادات بھڑک اٹھے تھے۔

اس دستاویزی فلم میں بی بی سی نے برطانوی وزارت خارجہ کی ایک سابقہ رپورٹ کا حوالہ بھی دیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق مودی نے سینئر پولیس افسران سے مل کر خود انہیں یہ حکم دیا تھا کہ وہ دائیں بازو کے ہندو گروپوں کی جانب سے مسلم مخالفت تشدد کو روکنے کے لیے مداخلت نہ کریں۔ برطانوی وزارت خارجہ کی اس رپورٹ کے مطابق 'سیاسی طرز کے اس تشدد کا مقصد مسلمانوں کو ہندوؤں کے علاقوں سے دور کرنا تھا۔''

برطانیہ میں اس بارے میں تحقیقات سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا تھا، تشدد کی منظم مہم میں نسل کشی کے تمام آثار موجود تھے، جو ریاستی حکومت کی جانب سے استثنیٰ کے ماحول کے بغیر ممکن نہیں تھی۔''

بھارتی حکومت کے مشیر کنچن گپتا نے بائیس جنوری کو اپنی ایک ٹویٹ کے ذریعے اطلاع دی کہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے ملکی قوانین کے تحت بھارتی حکومت اس دستاویزی فلم اور سماجی رابطوں کی ویب سائٹس پر شیئر کیے گئے اس کے تمام مختصر کلپس کو بھی بلاک کر رہی ہے۔ ٹوئٹر سے 50 ایسی ٹویٹس ہٹانے کے لیے بھی کہا گیا ہے، جو صارفین کو یوٹیوب پر اس فلم کے کلپس کی جانب لے جاتی تھیں۔ گپتا نے بتایا کہ اس سلسلے میں ٹوئٹر اور یوٹیوب دونوں نے بھارتی حکومت سے تعاون کیا ہے۔

نریندر مودی سن 2001 سے لے کر 2014ء میں ملکی وزیر اعظم منتخب ہونے تک گجرات کے وزیر اعلیٰ تھے۔ ان پر گجرات کے فسادات کے تناظر میں ہی کچھ عرصے کے لیے امریکا نے سفری پابندی بھی لگا دی تھی۔

سن 2012 میں بھارتی سپریم کورٹ کی مقرر کردہ ایک خصوصی تفتیشی ٹیم نے اپنی رپورٹ میں بطور ریاستی وزیر اعلیٰ مودی کو ان فسادات میں مداخلت سے بری الذمہ قرار دے دیا تھا۔ اس رپورٹ کے مطابق اس بارے میں کوئی شواہد نہیں ملے تھے کہ مودی براہ راست اس تشدد میں ملوث تھے اور اسی لیے اس چھان بین کے بعد انہیں کسی قانونی کارروائی کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا۔

بی بی سی کی مودی سے متعلق دستاویزی فلم کے دو حصے ہیں جن میں سے ایک 17 جنوری کو ریلیز ہوا جبکہ اس کی دوسری قسط 24 جنوری کو نشر کی جائے گی۔

اس کا خلاصہ کچھ یوں کیا گیا ہے کہ 'نریندر مودی دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کے رہنما ہیں۔ وہ ایک ایسے شخص ہیں جنھیں دو بار انڈیا کا وزیر اعظم منتخب کیا گیا اور انھیں اپنی نسل کے سب سے طاقتور سیاستدان کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔'

'مغرب انھیں ایشیا میں چینی تسلط کے خلاف دفاع کے طور پر دیکھتا ہے۔ انھیں امریکہ اور برطانیہ دونوں اہم اتحادی کے طور پر دیکھتے ہیں۔'

اس خلاصے میں مزید کہا گیا ہے کہ 'تاہم نریندر مودی کی حکومت پر الزامات لگتے رہے ہیں اور اس کی وجہ انڈیا کی مسلم آبادی سے متعلق اس کا رویہ ہے۔'

'اس سیریز میں ان الزامات کی حقیقت پر تحقیقات کی گئی ہے۔ مودی کی پس پردہ کہانی اور انڈیا کی سب سے بڑی مذہبی اقلیت سے متعلق ان کی سیاست پر اٹھنے والے سوالات کا جائزہ لیا گیا ہے۔'

پہلی قسط میں اس چیز پر نظر دوڑائی گئی ہے کہ نریندر مودی نے سیاست میں کون سے ابتدائی قدم لیے جس میں دائیں بازو کی ہندو تنظیم راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) میں شمولیت سے لے کر بھارتیہ جنتا پارٹی میں عروج شامل ہے۔ اس میں یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ وہ کیسے گجرات کے وزیر اعلیٰ بنے جہاں '2002 کے فسادات پر ان کا ردعمل تنازع کا باعث بنا۔'

جبکہ دوسری قسط میں 2019 کے بعد نریندر مودی کی حکومت کا ٹریک ریکارڈ دیکھا گیا ہے۔ 'کشمیر کی خصوصی حیثیت کے آرٹیکل 370 کے خاتمے سے لے کر شہریت کے نئے قانون تک، کئی متنازع پالیسیاں اختیار کی گئیں۔ ایسے کئی واقعات ہوئے ہیں جن میں ہندوؤں نے مسلمانوں پر پُرتشدد حملے کیے۔'

قسط کے خلاصے کے مطابق 'مودی اور ان کی حکومت ایسے الزامات کی تردید کرتی ہے جن میں یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ وہ مسلمانوں کے خلاف متعصب رویہ رکھتے ہیں۔

تاہم ایمنسٹی انٹرنیشنل جیسی انسانی حقوق کی تنظیموں نے ان پالیسیوں پر تنقید کی ہے۔ انڈین حکومت کے مطابق مالی بے ضابطگیوں کی تحقیقات میں اس تنظیم کے بینک اکاؤنٹ منجمد کر دیے گئے ہیں جس کے بعد اس نے دلی میں اپنے دفاتر بند کر دیے ہیں۔ ایمنسٹی اس الزام کی تردید کرتی ہے۔'

انڈیا میں اس ڈاکومنٹری پر شدید ردعمل آیا ہے جس کے بعد اس دستاویزی فلم کو یوٹیوب پر سے حذف کر دیا گیا ہے۔

بی جے پی کے حامی ٹوئٹر اکاؤنٹس نے اس بی بی سی کو نوآبادیاتی دور کا ماؤتھ پیس قرار دیتے ہوئے اس دستاویزی فلم کو مسترد کیا ہے اور بی بی سی کے خلاف کارروائی کا بھی مطالبہ کیا ہے۔

انڈین وزارت خارجہ نے مودی پر بی بی سی کی دستاویزی فلم کو 'پروپیگنڈا' قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس میں 'مسترد شدہ بیانیے' کو فروغ دینے کی کوشش کی گئی ہے۔

انڈین وزارت خارجہ کے ترجمان ارندم باغچی نے بی بی سی کی ڈاکومنٹری کو 'متعصب' کہا ہے۔ ان کے مطابق اس میں 'نوآبادیاتی ذہنیت' اور 'جانبداری' کھل کر نظر آتی ہے۔

انھوں نے کہا 'ہم اس کے مقصد اور پس پردہ ایجنڈے پر سوچنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ اور ہم ایسی کوششوں کو ردعمل کے قابل نہیں سمجھتے۔'

دارالحکومت دہلی کی جواہر لال یونیورسٹی میں چند طلبا پر اس وقت پتھراؤ کیا گیا جب وہ حال ہی میں انڈین وزیر اعظم نریندر مودی پر بنائی جانے والی بی بی سی کی دستاویزی فلم کی سکریننگ کے لیے اکھٹے ہوئے تھے۔ یاد رہے کہ انڈیا کی وزارت خارجہ وزیر اعظم نریندر مودی پر نشر کی گئی بی بی سی کی دستاویزی فلم کو 'پراپیگنڈہ' قرار دیتے ہوئے مسترد کر چکی ہے۔

## اوقاتِ نماز

برائے شہر حیدرآباد دکن واطراف

بہ تاریخ: 3 / رجب المرجب 1444ھ

بہ مطابق 26 / جنوری 2023ء بہ روزِ جمعرات

| | ابتداء | انتہاء |
|---|---|---|
| فجر | 5:47 | 6:44 |
| ظہر | 12:39 | 4:31 |
| عصر | 4:32 | 6:14 |
| مغرب | 6:14 | 7:23 |
| عشاء | 7:24 | 5:25 |
| شروع اشراق | 7:04 | |
| زوال | 12:29 | |
| ختم سحر | 5:36 | |
| افطار | 6:16 | |

نوٹ: سحری کا بالکل انتہائی وقت لکھ دیا گیا ایک منٹ کی تاخیر سے بھی روزہ نہیں ہوگا۔

## یہ ملک دیکھنے لائق تو ہے حسین نہیں

تمہارے پاؤں کے نیچے کوئی زمین نہیں
کمال یہ ہے کہ پھر بھی تمہیں یقین نہیں

میں بے پناہ اندھیروں کو صبح کیسے کہوں
میں ان نظاروں کا اندھا تماشبین نہیں

تری زبان ہے جھوٹی جمہوریت کی طرح
تو اک ذلیل سی گالی سے بہترین نہیں

تمہیں سے پیار جتائیں تمہیں کو کھا جائیں
ادیب یوں تو سیاسی ہیں پر کمین نہیں

تجھے قسم ہے خودی کو بہت ہلاک نہ کر
تو اس مشین کا پرزہ ہے تو مشین نہیں

بہت مشہور ہے آئیں ضرور آپ یہاں
یہ ملک دیکھنے لائق تو ہے حسین نہیں

ذرا سا طور طریقوں میں ہیر پھیر کرو
تمہارے ہاتھ میں کالر ہو آستین نہیں

دشینت کمار

عصرِ حاضر ای پیپر
باخبر، پرأثر، تعمیری فکرو نظر
ASR-E-HAZIR
آئینۂ دکن



# یومِ جمہوریہ کے موقع پر طلبہ کے لیے تاریخی و معلوماتی پروگراموں کا انعقاد ناگزیر

## ہر شہری میں حب الوطنی کا جذبہ برقرار رہے: مولانا غیاث احمد رشادی

حیدرآباد: 25 رجنوری (پریس نوٹ) ہمارے ملک کی تاریخ میں 26 رجنوری کے دن کو ''یوم جمہوریہ'' کے نام سے جانا اور مانا جاتا ہے۔ بھارت میں یہ دن ''قومی دِن'' کی حیثیت کا حامل ہے۔ اس دن ہر بھارتی کا دِل حب الوطنی کے جذبے سے لبریز دکھائی دیتا ہے۔ اس ملک کا گوشے گوشے اور چپے چپے میں ترنگے لہرائے جاتے ہیں تعلیمی اداروں میں مختلف پروگرامس پیش کیے جاتے ہیں دفاتر میں تقاریب منعقد کی جاتی ہیں، مسابقے و مکالمے پیش کیے جاتے ہیں۔ یہ سب اس لیے کیا جاتا ہے کیوں کہ یہی 26 رجنوری کا وہ دن ہے جس دن اس ملک کا جمہوری آئین نافذ کیا گیا تھا گنگا جمنی تہذیب کے حامل اس سنہری اور مثالی ملک کی محبت اور اہل ملک کی محبت ہمارے دلوں میں برقرار رہے۔ ان خیالات کا اظہار مولانا غیاث احمد رشادی صدر صفا بیت المال انڈیا نے اپنے صحافتی بیان میں کیا۔ مولانا نے کہا کہ اس دستور کے نفاذ کے ساتھ ہی اس ملک کے جمہوری نظام حکومت کا آغاز ہوا اور 26 رجنوری 1950ء سے ملک بھر میں دستور ہند کی عمل آوری شروع ہوگئی۔ یہی وجہ ہے کہ اس دن ہم سب بلا امتیاز تفریق مذہب و ملت حب الوطنی کے جذبے سے سرشار ترنگی رنگ میں رنگے ''یوم جمہوریہ'' کا جشن مناتے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ بہ حیثیت ہندوستانی ہماری یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم جمہوریت کو جانیں اس کے بنیادی حقوق کا علم رکھیں اور اپنے وطن سے حقیقی محبت کا ثبوت دیں۔ مولانا نے کہا کہ یومِ آزادی اور یومِ جمہوریہ اور ان جیسے مواقع پر عام طور سے اسکولوں میں منعقد کی جانے والی تقاریب میں طلبہ کو گانوں پر رقص کروایا جارہا ہے اور جس گانے پر ڈانس کرنا ہے اس لحاظ کے کپڑے بھی ان پہنائے جارہے ہیں جس میں ان کی سطح کا لحاظ رکھا جارہا ہے نہ ہی ان کے کلچر کا، نتیجہ میں تعلیم حاصل کرنے والے یہ بچے اخلاقی تربیت سے یکسر محروم ہو کر پڑھے لکھے جاہل بن رہے ہیں۔ موجودہ زمانہ میں بے حیائی کا دور دورہ ہے ایسے میں اسکولس جسے ہم بچوں کی تعلیم گاہیں سمجھتے ہیں درحقیقت وہ بچوں کی تربیت گاہیں بھی ہیں، ایسے مواقع پر حد درجہ احتیاط سے کام لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مولانا نے کہا کہ خاص طور پر ایسے مواقع پر تو بچوں کی نشو و نما کے لیے مفید ثابت ہونے والے شوز کا انعقاد کیا جائے، معلوماتی مسابقات کا اہتمام کیا جائے اور ملک کی تاریخ کو سمجھانے والے ڈارمے پیش کر کے بچوں کی ذہن سازی کی جائے جو طلبہ، اساتذہ اور اولیاء طلبہ کے حق میں بہتر ثابت ہوں گے۔ مولانا نے کہا کہ موبائل فون انٹرنیٹ وغیرہ کے ذریعہ معاشرہ پہلے ہی سے تباہی کی دہلیز پر کھڑا ہے ایسے غیر اخلاقی پروگراموں کے انعقاد کے ذریعہ رہی سہی کسر بھی نکل جائے گی، ہمیں بچوں کے مستقبل کو پیش نظر رکھ کر ان کا لائحہ عمل مرتب کرنا چاہیے۔

# ناندیڑ میں بی آر ایس پارٹی کا کنونشن

ناندیڑ، 25 جنوری (عصر حاضر نیوز) بھارتیہ راشٹر سمیتی (بی آر ایس) کے سربراہ اور تلنگانہ ریاست کے وزیر اعلی کے چندر شیکھر راؤ نے پارٹی کے تنظیمی عمارت کی تعمیر کے لئے ناندیڑ میں پارٹی کا کنونشن منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ناندیڑ میں میٹنگ کے بعد مسٹر راؤ پونے اور پھر اورنگ آباد میں عوامی اجلاس کریں گے۔ حال ہی میں، ناندیڑ ضلع کے سرحدی علاقوں کے قریب، بیلولی دیگلور، دھرما آباد اور ماہور تالوکوں میں پارٹی کی ترقی کے لئے کوشش جاری ہے۔ کے سی آر پارٹی کو ریاست میں فائدہ ہونے کی امید ہے کیونکہ مہاراشٹر میں آٹھ لوک سبھا اور 22 اسمبلی سیٹوں پر تیلگو زبان بولنے والوں کی کثرت ہے۔ بی آر ایس کے قریب مستقبل میں مہاراشٹر میں الیکشن لڑنے کا اندازہ ہے اور ادھو بالا صاحب ٹھاکرے شیوسینا کے ساتھ اتحاد کرنے کی امکان ہے۔



# مفتی محمد راشد اعظمی محدث و نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند کا ایک روزہ دورہ حیدرآباد

حیدرآباد: 25 رجنوری (عصر حاضر) مفتی محمد عرفان قاسمی (استاذ جامعہ اسلامیہ تجوید القرآن و معتمد تحفظ شریعت ٹرسٹ) کی اطلاع کے بہ موجب حضرت مولانا مفتی محمد راشد صاحب اعظمی مدظلہ (استاذ حدیث و نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند) تجوید القرآن ایجوکیشنل اینڈ چیاریٹیبل ٹرسٹ اور تحفظ شریعت ٹرسٹ کی مشترکہ دعوت پر بہ تاریخ 25/جنوری 2023ء بہ روز چہارشنبہ رات دیر گئے ایک روزہ دعوتی دورے پر حیدرآباد تشریف لارہے ہیں۔ حضرت مفتی صاحب مدظلہ کے پروگرام کی تفصیلات حسب ذیل ہیں: 26 جنوری 23ء بہ روز جمعرات صبح نو بجے حضرت مفتی صاحب جامعہ اسلامیہ تجوید القرآن آزاد نگر عنبر پیٹ حیدرآباد کے احاطے میں منعقد جشن جمہوریت سے ملک کے موجودہ حالات اور آئین ہند کے موضوع پر کلیدی خطاب فرمائیں گے۔ قبل نماز عصر دفتر عصر حاضر پر عصر حاضر ای پیپر کی ویب سائٹ کا افتتاح مفتی صاحب کے دست مبارک سے انجام پائے گا، جہاں نمائندگان عصر حاضر کے درمیان مختصر خطاب اور دعا فرمائیں گے۔ نیز اسی دن بعد نماز عشاء مسجد گنج شہیداں جھرہ ٹپہ چبوترہ حیدرآباد میں منعقد ہونے والے تحفظ شریعت ٹرسٹ کے دوسرے عظیم الشان سالانہ اجلاس سے فتنۂ انکار حدیث اور ہماری ذمہ داریاں کے موضوع پر صدارتی خطاب فرمائیں گے۔ 27 /جنوری 23ء کی صبح سات بجے مفتی صاحب کی روانگی عمل میں آئے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ مفتی صاحب سے ملاقات کے خواہاں تلامذہ و متعلقین جمعرات کے دن بعد ظہر تا عصر جامعہ اسلامیہ تجوید القرآن آزاد نگر عنبر پیٹ حاضر ہو کر ملاقات فرما سکتے ہیں۔



# مسلم طالبات اپنی زندگیوں کو بامقصد بنائیں۔ علم دین کو پھیلانے کی تلقین

## جامعہ ریاض الصالحات اعظم پورہ کا جلسہ تقسیم اسناد و عطائے خلعت کا کامیاب انعقاد، مولانا حامد محمد خان، مولانا مفتی صادق محی الدین فہیم و دیگر کا خطاب






حیدرآباد: 25 رجنوری (پریس نوٹ) جامعہ ریاض الصالحات اعظم پورہ کا سالانہ جلسہ ''جلسہ تقسیم اسناد وعطائے خلعت'' کا رشید فنکشن ہال نزد مسلم دواخانہ حیدرآباد پر: 24، جنوری، 2023 بروز منگل عظیم الشان کامیاب انعقاد عمل میں آیا۔ اس موقع پر اس سال مدرسہ سے 11 طالبات نے فضیلت، 25 طالبات نے عالمیت اور 4 طالبات نے حفظ قرآن مجید مکمل کیا، جنہیں اسنادات و خلعت سے نوازا گیا۔ پروگرام کے ابتدائی حصہ میں جامعہ کی طالبات نے مؤثر کن علمی مظاہرہ پیش کیا۔ صدارتی خطاب میں امیر حلقہ جماعت اسلامی ہند حلقہ تلنگانہ مولانا حامد محمد خان نے کہا کہ سند کے حاصل کرنے کو تعلیم کا اختتام نہیں بلکہ آغاز سمجھیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر قوم کی عورتیں تعلیم سے اور بالخصوص علم دین سے نا آشنا ہوں گی تو نسلیں تباہ ہوں گی۔ انہوں نے خواتین و طالبات کو حصول علم میں آگے بڑھنے کا مشورہ دیا۔ مولانا نے کہا کہ اپنے گھروں میں خوشگوار اسلامی ماحول پروان چڑھائیں اور ساتھ میں اچھی ہوم میکر بھی بنیں۔ حافظ محمد رشاد الدین ناظم شہر جماعت اسلامی ہند عظیم تر حیدرآباد نے کہا کہ لڑکیوں کے اس مدرسہ کے قیام کا مقصد بہترین داعیات کی تیاری ہے جو فکری بے اعتدالیوں سے پاک ہوں اور داعی الی اللہ، شہادت حق اور قول و عمل سے دین کے پیغام کو عام کرنے کا فریضہ انجام دینے والی ہوں۔ مولانا اعجاز محی الدین وسیم (خطیب مسجد عزیزیہ) نے اپنے خطاب میں کہا کہ علم کے ساتھ طالبات مقصد زندگی پر توجہ دیں۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ مقصد کو علم سے جدا نہ کریں اور علم کے حصول کے بعد بے مقصد زندگی نہ گزاریں۔ انہوں نے کہا کہ دونوں جہانوں میں عالم کی شان و مقام کافی بلند ہے۔ محترمہ ناصرہ خانم معاون مرکزی سکریٹری شعبہ خواتین جماعت اسلامی ہند نے اپنے خطاب میں جامعہ کی طالبات کو مبارکباد دی اور عملی نمونہ بن کر دنیا کو پیغام حق پہنچانے کی نصیحت کی۔ محترمہ آسیہ تسیم ریاستی ناظمہ شعبہ خواتین جماعت اسلامی ہند حلقہ تلگانہ اپنے خطاب میں کہا علم رکھنے والے ہی اللہ سے ڈرنے اور خوف کرنے والے ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خیر اُمت بنایا ہے اور لوگوں کو بھلائی اور خیر کی جانب بلانے کی ذمہ داری عائد کی ہے۔ ایسے میں بالخصوص علم رکھنے والوں کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے کہ وہ اللہ کے احکامات اور رسول اللہ ﷺ کی سیرت سے لوگوں کو واقف کروائیں اور دین کے علم کو عام کریں۔ اس موقع پر انہوں نے جامعہ کی منتظمین، معلمات اور اساتذہ کو بھی مبارکباد دی کہ ان کی انتھک محنت و کاوشوں کے ذریعہ ہی جامعہ کامیابی کے زینے طے کر رہا ہے۔ محترمہ ظہیر فاطمہ، ناظمہ شعبہ خواتین جماعت اسلامی ہند شہر حیدرآباد نے کہا کہ آج اغیار کی جانب سے ملت کی غیور بیٹیوں کو نشانہ بنانے کی کوشش کی جارہی ہے اور ارتداد کے واقعات اور مغربی کلچر کا تسلط تشویشناک ہے۔ ایسے میں عالمات کی ذمہ داری مزید بڑھ جاتی ہے کہ وہ سماج میں پائی جانے والی اِن برائیوں کے خاتمہ کے لئے کمربستہ ہوں۔ اُنہوں نے طالبات کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ ہی مستقبل کی مائیں ہیں جن کی گودوں سے مستقبل کے داعی تیار ہونے چاہییں۔ اُنہوں نے عالمات سے جماعت سے وابستہ ہونے اور جی آئی او سے جڑنے کی اپیل کی۔ صدر معلمہ جامعہ ریاض الصالحات محترمہ عالمہ حمیرہ نشاط نے جامعہ کی سالانہ رپورٹ پیش کی، اُنہوں نے کہا کہ جامعہ کے قیام سے اب تک 122 طالبات نے فضیلت، 355 طالبات نے عالمیت کی سند حاصل کی ہیں اور 44 طالبات نے حفظ قرآن مجید مکمل کیا ہے۔ اس کے علاوہ مدرسہ میں صرف و نحو کی تعلیم کے علاوہ، قرآن مجید کی تعلیم و تفسیر کو تحریک کی شکل حاصل ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ یہاں کے نصاب تعلیم کے ذریعہ داعیاۃ کی تیاری اصل مقصد ہے۔ صدر انتظامی کمیٹی جامعہ ریاض الصالحات مولانا سید عبدالجبار عمری نے پروگرام کی صدارت کی۔ مولانا مفتی محمد صادق محی الدین فہیم صاحب کی دعا پر پروگرام کا اختتام عمل میں آیا۔ اس موقع پر انجینئر مرزا اعظم علی بیگ، سکریٹری انتظامی کمیٹی جامعہ ریاض الصالحات، امرائے مقامی جناب سید محمد عبدالقادر ناصر، جناب علی احمد صابر، جناب اقبال محی الدین ممتاز، جناب محمد عماد الدین و دیگر موجود تھے۔ مولانا طیب عبدالسلام قاسمی نے پروگرام کی نظامت کی۔ معلمات اور اساتذہ کو بھی اس موقع پر تہنیت پیش کی گئی۔

# کے سی آر آٹھویں نظام ہیں‘ تلنگانہ بہت جلد ان کی آمرانہ حکمرانی سے آزاد ہو جائے گا

## بی جے پی کی ریاستی ایگزیکیٹو میٹنگ سے بنڈی سنجے کا خطاب‘ ریاستی حکومت شدید تنقید کا نشانہ

حیدرآباد: محبوب نگر کے انا پورنا گارڈنز میں منعقدہ دو روزہ ریاستی سطحی ایگزیکیٹو میٹنگ میں کے سی آر حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے، بھارتیہ جنتا پارٹی تلنگانہ یونٹ کے صدر بنڈی سنجے نے ریاستی وزیر اعلی کے چندر شیکھر راؤ پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ جلد ہی کے سی آر کی آمرانہ حکمرانی سے تلنگانہ آزاد ہو جائے گا۔ بنڈی سنجے نے سی ایم کے سی آر کو آٹھواں نظام قرار دیتے ہوئے کہا،"تلنگانہ کے لوگ بہت جلد کے سی آر کے آمرانہ راج سے آزاد ہوں گے"۔ انہوں نے کہا"تلنگانہ کے سی ایم کے سی آر کے پاس ٹائٹلر نظام کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے کافی وقت ہے (جن کا گزشتہ ہفتے انتقال ہو گیا تھا) اور ان کے خاندان کے افراد سے تعزیت کی، جن کے آباؤ اجداد نے تلنگانہ کے لوگوں کو تشدد کا نشانہ بنایا اور ان کا خون چوسا۔ بی جے پی لیڈر نے پی ایم مودی کی بھی تعریف کی اور کہا کہ ہندوستان 'وشوا گرو (عالمی رہنما) بننے کے راستے پر ہے۔ بی جے پی کے ریاستی سربراہ بنڈی سنجے کمار نے پارٹی کے عہدے داروں پر زور دیا کہ وہ آرام نہ کریں کیونکہ اگلے انتخابات چیف منسٹر کے چندر شیکھر راؤ کی حکومت کو گھر بھیجنے کے لیے آخری جنگ ہوں گی۔ محبوب نگر میں ریاستی ایگزیکیٹو میٹنگ میں شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کے سی آر سے مطالبہ کیا کہ وہ ریاست کی اقتصادی حالت پر ایک وائٹ پیپر جاری کریں۔ میٹنگ نے جی او 317 میں تبدیلی لانے کا مطالبہ کرتے ہوئے 30 جنوری کو 'مہا دھرنا منعقد کرنے کا فیصلہ کیا۔ بنڈی نے زور دے کر کہا کہ پارٹی اس وقت تک آرام نہیں کرے گی جب تک ریاستی حکومت ترمیم نہیں کرتی اور اپنے ملازمین اور اساتذہ کی پریشانیوں کو دور نہیں کرتی۔ انہوں نے پارٹی کیڈر کو اضلاع، اسمبلی حلقوں، منڈلوں اور دیہاتوں کا دورہ کرنے کی تاکید کی تاکہ لوگوں کے مسائل کی نشاندہی کی جائے اور لوگوں کو اعتماد دلائیں۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ GO کے نام پر خاندانوں کو پریشان کیا گیا ہے جس سے لوگ اپنی پیدائش سے محروم ہو رہے ہیں۔ ملازمین اور اساتذہ کو درپیش مسائل کو 30 جنوری تک حل کیا جائے۔ بصورت دیگر پارٹی مطالبہ پر حکومت پر دباؤ ڈالنے کے لیے 30 جنوری کو اندرا پارک میں' مہا دھرنا منعقد کرے گی۔ بنڈی سنجے نے بی جے پی صدر جے پی نڈا کو ریاستی یونٹ کی جانب سے مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے' پرجا سنگرام یاترا کو ایک بدلاؤ کے طور پر سراہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تلنگانہ کے لوگ جو مایوسی کا شکار ہیں ریاست میں تبدیلی چاہتے ہیں اور بی آر ایس کے متبادل کے طور پر بی جے پی کو دیکھ رہے




ہیں۔"جمہوری تلنگانہ کا قیام صرف بی جے پی کے اقتدار میں آنے سے ہی ممکن ہے۔" کریم نگر کے ایم پی نے الزام لگایا کہ فاضل ریاست قرضوں میں ڈوبی ہونے کے باوجود سی ایم کے خاندان نے ہزاروں کروڑ کے اثاثے اکٹھے کئے۔ انہوں نے کے سی آر سے کہا، اگر وہ مخلص ہیں، تو 2014 سے پہلے اور اب تک ان کے اور ان کے خاندان کے اثاثوں کی حیثیت کے بارے میں آئندہ اسمبلی اجلاس سے پہلے ایک وائٹ پیپر جاری کریں۔ اسی طرح، 2014 کے مطابق ریاستی قرضوں اور موجودہ قرضوں کے بوجھ پر ایک اور وائٹ پیپر پیش کریں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ"تلنگانہ میں ہر خاندان شراب کی فروخت پر سالانہ 50000 روپئے وزیر اعلیٰ کو دے رہا ہے۔ اس کے بدلے میں کے سی آر نے ہر خاندان کو 6 لاکھ روپئے قرض تحفہ میں دیا ہے۔" بنڈی نے کہا کہ ایگزیکیٹو میٹنگ میں ریاست کی سیاسی صورتحال اور زراعت سے متعلق قراردادوں پر تبادلہ خیال کیا گیا تھا۔ پرجا سنگراما یاترا کے پانچ مرحلوں نے بدعنوانی سے بھری وزیر اعلیٰ کی حکمرانی کے تئیں لوگوں کے غصے کو بے نقاب کیا ہے۔ انہوں نے کے سی آر پر ریاست میں ہر سوال اور اختلاف کی آواز کو دبانے کا الزام لگایا، اس کے علاوہ کسانوں کے قرض کی معافی کے وعدے کو نافذ کرنے میں ناکام رہے اور تمام سبسڈی کو ختم کر دیا۔ بیروزگار نوجوانوں کو 22 نوٹیفکیشن جاری کر کے اور صرف 25000 نوکریوں کو بھرنے کے ذریعے چھوڑ دیا گیا تھا۔ دوسری طرف، مرکز نے پچھلے تین مہینوں میں 2.46 لاکھ ملازمتیں بھری ہیں، انہوں نے زور دے کر کہا۔ انہوں نے پارٹی کیڈر سے کہا کہ وہ لوگوں تک لے جائیں کہ" وزیر اعلیٰ ریاستی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایک بار پھر لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے بھاری رقم مختص کرنے کے ساتھ ایک غیر حقیقی بجٹ تجویز کرنے جا رہے ہیں"۔

## ریاستی گورنر کاموں میں رکاوٹ بنی ہوئی ہیں: پلا راجیشور ریڈی

بی آر ایس لیڈر پلا راجیشور ریڈی نے بدھ کے روز الزام لگایا کہ گورنر تمل سائی سوندراراجن حکومتی سرگرمیوں میں رکاوٹیں پیدا کر رہی ہیں۔ بی آر ایس لیڈر ریاستی حکومت کے یوم جمہوریہ کی تقریب کی حمایت نہ کرنے کے سوال کا جواب دیتے ہوا کہا۔ راجیشور ریڈی نے کہا کہ یہ گورنر تمل سائی سوندراراجن ہیں جو بلوں کو منظور نہ کر کے حکومت کے کاموں میں رکاوٹیں پیدا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گورنر نے یونیورسٹیوں میں ملازمتوں سے متعلق اہم بل کو اپنے پاس رکھا۔ وزیر اعلیٰ صبر کے ساتھ ہیں ابھی تک انہوں نے گورنر کے خلاف ایک لفظ بھی نہیں کہا۔ انہوں نے کہا کہ راج بھون کے دفتر سے بڑا کوئی دوسرا ادارہ نہیں ہے جہاں یوم جمہوریہ کی تقریبات منعقد کی جا سکتی ہیں۔ بی آر ایس قائدین نے اقتصادی مشاورتی کونسل کے چیئرمین بی بیک ڈیبرائے کے وزیر اعظم کے تبصرے پر تنقید کی جس میں زراعت میں کسانوں پر ٹیکس لگانے کا مشورہ دیا گیا اور ان کی معطلی کا مطالبہ کیا۔ یہاں بی آر ایس ایل پی کے دفتر میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے، ریتو بندھو سمیتی کے چیرمین پلا راجیشور ریڈی نے بی بیک دیبرائے کے تبصروں کی مذمت کی، بیبک نے ایک مضمون لکھا جس میں زراعت کی آمدنی پر ٹیکس لگانے کا مشورہ دیا گیا۔ راجیشور ریڈی نے کہا کہ بی آر ایس پارٹی کا خیال ہے کہ اس مشیر کے تبصرے وزیر اعظم نریندر مودی کی من کی بات تھی۔ اگر وزیر اعظم کسانوں کی آمدنی پر ٹیکس لگانے کا سوچ رہے ہیں تو اس طرح کے خیالات کو واپس لے لیں۔ بی آر ایس لیڈر نے کہا کہ مودی حکومت نے 2022 تک کسانوں کی آمدنی کو دوگنا کرنے کا وعدہ کیا تھا لیکن اس نے صرف زراعت پر اخراجات میں اضافہ کیا ہے۔

## "یومِ قومی رائے دہندگان" کے موقع پر صدر دفتر تلنگانہ ریاستی اُردو اکیڈیمی میں تقریب عہد



حیدرآباد۔ 25 جنوری۔ (سرفراز نیوز ایجنسی) ۔صدر دفتر تلنگانہ ریاستی اُردو اکیڈیمی میں 25 جنوری 2023 کو"یومِ قومی رائے دہندگان" کے موقع پر تمام عہدیداران و ارکان عملہ تلنگانہ ریاستی اُردو اکیڈیمی نے عہد کیا کہ ہم ہندوستان کے شہری جو جمہوریت میں پختہ یقین رکھتے ہیں اور اپنے ملک کی جمہوری روایات کو ملحوظ رکھتے ہوئے آزادانہ، منصفانہ اور پرامن انتخابات کے وقار کو برقرار رکھنے کا عہد کرتے ہیں اور ہر انتخابات میں مذہب، ذات، برادری، زبان اور نسل کے فرق سے متاثر ہوئے بغیر بلاخوف وخطر ووٹ دینے کا عہد کرتے ہیں اور جمہوری ملک کے طور پر ابھرنے کے لئے ملک میں 18 سال سے زائد عمر کے ہر فرد کو ووٹ دینے والا ملک بھارت ہے۔ اس تقریب عہد میں مسٹر وی کرشنا سپرنٹنڈنٹ‘ عہدیداران و ارکان عملہ مسرس شیخ اسمعیل‘ محمد عطاءاللہ خان‘ وجاہت النساء‘ ڈاکٹر احتشام الدین خرم‘ احمد بن اسحاق‘ محمد ارشد مبین زبیری‘ سید عبدالرحیم‘ محمد انس‘ اطہر خان‘ جنید اللہ بیگ‘ محمد انور علی خان‘ رجب علی پاشا‘ عبدالذاکر‘ محمد رفیع‘ حیدر ولی‘ فضل الرحمن‘ ذاکر حسین‘ محمد ابراہیم‘ رمنا دیوی‘ محمد معین‘ محمد اعظم علی و دیگر ارکان عملہ موجود تھے۔

## ساؤتھ سنٹرل ریلوے وندے بھارت کی مزید ٹرینیں متعارف کرے گی

حیدرآباد: ساؤتھ سنٹرل ریلوے تلنگانہ سے مختلف مقامات کے لیے مزید تین وندے بھارت ٹرینیں متعارف کرانے کا امکان ہے۔ ذرائع کے مطابق نئی خدمات کے لیے جن راستوں پر غور کیا جا رہا ہے وہ کرناٹک کے لیے کاچی گوڑا اسٹیشن سے بنگلورو تک، آندھرا پردیش کے سکندرآباد اسٹیشن سے تروپتی تک، اور مہاراشٹر کے سکندرآباد سے پونے تک ایک اور ٹرین ہے۔ ہندوستانی ریلوے نے اس سال نومبر میں چنئی-بنگلور-میسور روٹ پر جنوبی ہندوستان کی پہلی وندے بھارت ایکسپریس ٹرین شروع کی۔ سکندرآباد-وشاکھاپٹنم وندے بھارت ایکسپریس، جسے حال ہی میں سنکرانتی کی تاریخ پر شروع کیا گیا تھا، کو وزیر اعظم نریندر مودی نے عملی طور پر جھنڈی دکھا کر روانہ کیا تھا اور اپنے آغاز کے بعد سے یہ 100 فیصد قبضے کے ساتھ چل رہی ہے، حکام نے بتایا۔ ذرائع کے مطابق، ساؤتھ سنٹرل ریلوے کے ریلوے ڈویژنوں سے کہا گیا ہے کہ وہ ان مقامات کے لیے وندے بھارت ٹرینوں کی دیکھ بھال کے لیے سکندرآباد، حیدرآباد اور وجئے واڑہ ڈویژنوں میں اپنے کم از کم ایک کوچنگ ڈپو کے انفراسٹرکچر کو اپ گریڈ کریں۔

## تمام تر رکاوٹوں کے باوجود ہم پالاموروزنگاریڈی لفٹ اریگیشن پراجیکٹ کی تکمیل کے ذریعہ آبپاشی کو نارائن پیٹ ضلع میں پہنچائیں گے: کے تارکاراماراؤ

نارائن پیٹ: ریاستی آئی ٹی انڈسٹریز اور میونسپل ایڈمنسٹریشن کے وزیر کے تارا کارما راراؤ نے اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ پالاموروزنگاریڈی لفٹ اریگیشن پراجیکٹ میں کتنی ہی رکاوٹیں کیوں نہ آئیں، آبپاشی کے



پانی کو جو نارائنا پیٹ میں آنا چاہیے اسے لا کر رہیں گے اور اس علاقہ کو سرسبز وشاداب بنائیں گے۔ وہ آج ریاستی وزیر داخلہ محمود علی اور دیگر ریاستی وزرا کے ہمراہ نارائن پیٹ کا دورہ کرتے ہوئے انہوں نے جملہ 196 کروڑ روپے کی لاگت سے مختلف ترقیاتی کاموں کا افتتاح وسنگ بنیاد رکھا۔ جس میں 62 کروڑ 10 لاکھ روپے کی لاگت سے کلکٹر آفس کی عمارت 38 کروڑ 50 لاکھ روپے کی لاگت سے ضلع پولیس آفیس کامپلیکس دھنواڑہ منڈل میں ایک کروڑ 75 لاکھ روپے کی لاگت سے تحصیل آفس ایک کروڑ کی لاگت سے سیوالال بھون عمارت 56 کروڑ روپے اپک پلی تا کوئل کونڈہ ڈبل روڈ 7 کروڑ سے مریکل منڈل کامپلکس 2 کروڑ 90 لاکھ روپے نارائن پیٹ رورل پولیس اسٹیشن کی عمارت 2 کروڑ 90 لاکھ دھنواڑہ پولیس اسٹیشن کی عمارت علاوہ ازیں 6 کروڑ کی لاگت سے تعمیر انٹی گریٹیڈ مارکیٹ 47 لاکھ روپے سے تعمیر سکھی سنٹر 4 کروڑ روپے سے تعمیر کنڈاریڈی پلی چیرو (منی ٹینک بنڈ) اور 80 لاکھ روپے کی لاکھ روپے کی لاگت سے تعمیر کردہ سئینر سیٹزن پارک ایک کڑوڑ روپے کی لاگت سے دھوبی گھاٹ کا سنگ بنیاد رکھا۔ بعد ازاں وہ مختلف ترقیاتی کاموں کا افتتاح وسنگ بنیاد رکھنے کے بعد دوپہر 3 بجے نارائن پیٹ کے منی اسٹیڈیم گروانڈ پر ایک عظیم الشان جلسہ عام میں شرکت کی۔ جسکی صدارت مقامی رکن اسمبلی ایس راجیندر ریڈی نے کی۔ اس موقع پر کلواکنٹلا تاریک راما روا ریاستی وزیر بلدی نظم ونسق نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے کہا کہ نارائن پیٹ ضلع بنائے جانے پر سبھی نے تنقید کی ہے لیکن اس ضلع کو فنڈز کا سیلاب آنے لگا اور یہ دوسرے پرانے اضلاع سے مقابلہ کر کے ترقی کی راہ پر گامزن ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ نارائن پیٹ ضلع میں آج کھولا گیا مربوط بازار تمام جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ تیار کیا گیا ہے جس سے ساتھی وزراء کو رشک آئے گا۔ انہوں نے کہا کہ جب وہ پہلے آئے تھے تو کونڈاریڈی کا یہ حال تھا کہ تالاب تک رسائی کے ممکن نہیں تھی لیکن آج 4 کروڑ کی لاگت سے ایک خوشگوار ٹینک بنڈ بنایا گیا ہے۔ رام مندر کے لیے 10 کروڑ اور عیدگاہ کی تعمیر کے لیے 2 کروڑ دینے کا اعلان کیا گیا۔ اس موقع پر ریاستی وزیر داخلہ تلنگانہ محمد محمود علی ریاستی وزیر زراعت نرنجن ریڈی ایم ایل سی دامودھر ریڈی رکن پارلیمنٹ محبوب نگر سرینواس ریڈی ارکان اسمبلی ضلع پرجا پریشد چیرمین میونسپل چیرمین ارکان بلدیہ و بی آر ایس پارٹی کے قائدین موجود تھے۔



آج جامعہ اسلامیہ دارالعلوم کلواکرتی کے طلباء کے درمیان مختلف کھیلوں کا مقابلہ بمناسبت یوم جمہوریہ ہند منعقد کیا گیا جسمیں کشتی‘ کرکٹ، والی بال، رننگ، شاٹ پٹ رسی کھیلنا ویٹ لفٹنگ وغیرہ کھیل کھلائے گئے۔ عمدہ مظاہرہ کرنے والے بچے جو اول دوم سوم پوزیشن حاصل کریں گے انہیں تقریب یوم جمہوریہ کے موقع پر گولڈ اور سلور میڈل اور شیلڈ اور کپ سے نوازا جائے گا۔

## جمعیۃ علماء یوسف گوڑہ کی جانب سے رفاہی خدمات کا سلسلہ جاری

حیدرآباد: 25رجنوری (عقیل احمد) حافظ سید احمد آصف صاحب پریس سکریٹری جمعیۃ علماء حلقہ یوسف گوڑہ کی اطلاع کے مطابق حافظ شیخ جہانگیر فیضی صدر جمعیۃ علماء حلقہ یوسف گوڑہ کی نگرانی میں جمعیۃ علماء حلقہ یوسف گوڑہ امیر پیٹ حیدرآباد کے زیر اہتمام گذشتہ 20 ماہ سے 34 بیواؤں میں ماہانہ وظیفہ الحمدللہ اہل خیر حضرات کے تعاون سے دیا جا رہا ہے، اصلاح معاشرہ مہم میں ہر محلہ میں پروگرامس منعقد کئے جا رہے ہیں مکاتب کی قیام کی فکر کی جا رہی ہے نیز اسی کے ساتھ ساتھ ہر ماہ خواتین کے تربیتی اجتماعات بھی منعقد کئے جا رہے ہیں، اس موقع پر مولوی حامد جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء حلقہ یوسف گوڑہ، جناب ساجد خازن جمعیۃ علماء حلقہ یوسف گوڑہ، جناب عبدالعلیم سکریٹری جمعیۃ علماء حلقہ یوسف گوڑہ و دیگر نے معاونین کا شکریہ ادا کیا۔




## مولانا انیس احمد آزاد بلگرامی کا دوروزہ دورہ حیدرآباد

حیدرآباد: 25رجنوری (پریس نوٹ) مولانا حافظ مقصود احمد طاہر صاحب صدر جمعیۃ علماء ضلع رنگاریڈی، بانی و ناظم جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم این ٹی آر نگر حیدرآباد کی دعوت پر ملک کے ممتاز عالم دین حضرت مولانا انیس احمد آزاد بلگرامی صاحب خلیفہ حضرت مولانا پیر ذوالفقار صاحب نقشبندی 28 جنوری 2023 بہ روزِ ہفتہ اپنے دو روزہ دورہ پر شہر حیدرآباد تشریف لا رہے ہیں۔ 28 اور 29 جنوری دو دن حضرت کا قیام رہے گا۔ شہر میں دونوں دن حضرت والا متعدد پروگراموں میں بہ حیثیت مہمانِ خصوصی شرکت و خطاب فرمائیں گے۔ 29رجنوری بروز اتوار جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم این ٹی آر نگر ایل بی نگر حیدرآباد، میں حالات حاضرہ میں ارتداد کے بڑھتے واقعات اور ہماری ذمہ داری کے عنوان پر حضرت کا خصوصی خطاب ہوگا۔ اتوار کی رات میں حضرت والا دہلی روانہ ہوں گے۔ حضرت والا کا قیام مولانا حافظ مقصود احمد طاہر صاحب مدظلہ کے مکان پر رہے گا۔

26 January Republic Day

26 جنوری 2023ء بروز جمعرات

عصر حاضر ای پیپر

ASR-E-HAZIR

# دستورِ ہند: ایک معروضی مطالعہ

عبدالرشید طلحہ نعمانیؔ

کسی بھی ملک اور اجتماعی نظام کو چلانے، نظم و نسق کو برقرار رکھنے اور پر امن بقائے باہمی کو فروغ دینے کے لیے مضبوط و مستحکم آئین کی ضرورت ہے، یہی آئین کسی بھی مملکت کی بنیاد و اساس ہوتا ہے؛ جس کا تحفظ پورے نظام کو انتشار سے بچانے اور حق دار تک اس کا حق پہونچانے میں ممد و معاون بنتا ہے، اسی کے ذریعہ بنیادی نظریات و تصورات، اندورنی نظم و نسق کے اہم اصول اور مختلف شعبوں کے درمیان ان کے فرائض و اختیارات کی حدبندی و تعیین ہوتی ہے۔شہری، سیاسی اور انسانی حقوق کے تحفظات کے لیے دستور و آئین کی ضرورت ہر دور میں محسوس کی گئی جو مملکت اور شہریوں کے حقوق کی پاس داری کر سکے۔ملک کے لیے جو بھی قوانین وضع کیے جائیں گے وہ اسی دستور کی روشنی اور دائرہ میں ہوں گے۔ہمارے ملک کے دستور کا نام 'بھارت کا آئین' ہے، جیسا کہ دستور کی دفعہ 393 میں اس کا ذکر ملتا ہے۔

پندرہ اگست 1947ء کو ہمارا ملک انگریزوں کے پنجۂ استبداد سے آزاد ہوا اور آزادی کے تقریباً ڈھائی سال بعد آئین کا نفاذ عمل میں آیا، اس کے بعد سے ہندوستان ایک مکمل خود مختار جمہوری ملک بن گیا جس کا خواب ہمارے رہنماؤں نے دیکھا تھا اور جس کی آبیاری کے واسطے جام شہادت نوش کیا تھا، اس واقعے کو اب 70 سال سے زائد کا عرصہ گزر چکا ہے؛ جو ہمیں آئین پر عمل آوری کے حوالے سے دعوت احتساب دے رہا ہے۔

اس طے شدہ دستور کے آغاز میں جو جملے مرقوم ہیں وہ انتہائی چشم کشا اور بہت ہی اہمیت کے حامل ہیں۔ملاحظہ ہو: ہم ہندوستانی عوام تجویز کرتے ہیں کہ انڈیا ایک آزاد، سماجوادی، جمہوری ہندوستان کی حیثیت سے وجود میں لایا جائے جس میں تمام شہریوں کے لیے سماجی، معاشی، سیاسی انصاف، آزادیٔ خیال، اظہار رائے، آزادیٔ عقیدہ و مذہب و عبادات، مواقع اور معیار کی برابری، انفرادی تشخص اور احترام کو یقینی بنایا جائے گا اور ملک کی سالمیت و یکجہتی کو قائم و دائم رکھا جائے گا۔

## آئین ہند:

26/نومبر 1949ء کو سات رکنی کمیٹی (جس کے چیئرمین ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر تھے) نے آئین کا مسودہ حکومت کو سونپا، جس کا نفاذ 26/جنوری 1950ء سے عمل میں آیا۔اب تک اس آئین میں تقریباً 92/ترامیم ہو چکی ہیں۔آئین سازی کے عمل میں دوسرے اراکین کے ساتھ ساتھ مسلمان اراکین نے بھی حصہ لیا۔جن میں مولانا ابوالکلام آزاد، بیرسٹر آصف علی، خان عبدالغفار خاں، محمد سعد اللہ، عبدالرحیم چودھری، بیگم اعزاز رسول اور مولانا حسرت موہانی کے نام شامل ہیں۔اس دستاویز پر مولانا حسرت موہانی کے علاوہ سبھی اراکین اسمبلی نے دستخط کیے۔اسمبلی کا آخری اجلاس 24/دسمبر 1949ء کو منعقد ہوا جس میں ڈاکٹر راجندر پرساد کو اتفاق رائے سے ہندوستان کا اولین صدر جمہوریہ منتخب کرلیا گیا۔بھارت کے آئین کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہ دنیا کا سب سے طویل آئین ہے؛ جس میں انسانی حقوق اور مذہبی آزادی کو خاصی اہمیت دی گئی ہے۔تفصیلات کے مطابق جمہوریہ ہند کا دستور کچھ اس طرح سے ہے۔

دستور ہند میں 395/دفعات (articles)، 22/ابواب (chapters)، 12/ضمیمے (schedus)، اور 02/تتمے (appndix) ہیں۔ملک کا یہ دستور اپنی بہت سی خوبیوں اور کچھ خامیوں کے باوجود دنیا کے بہترین دستور میں شمار کیا جا سکتا ہے۔لیکن یہ بھی ایک کڑوی حقیقت ہے کہ جس قدر پامالی و بے حرمتی دستور ہند کی گئی شاید ہی دنیا کے کسی دستور کی گئی ہو۔اور جتنا اس دستور کے الفاظ و معانی، مطالب و نتائج سے کھلواڑ کیا گیا دنیا کے کسی ملک کے دستور کیساتھ نہیں کیا گیا۔حکمراں طبقہ نے عوام کو آئین کی طاقت اور اس کی اہمیت سے واقفیت ہی نہیں ہونے دیا اور عوام نے بھی کبھی دستور کے مکمل نفاذ کے بارے میں کوئی پرزور تحریک نہیں چلائی، خصوصاً مسلمانوں نے تو اس سلسلہ میں کافی کوتاہی برتی۔بھارت میں ثقافتی فاشزم کو سیکولرزم کے سانچے میں ڈھالا گیا اور ایک مذہب کے عقائد کو ملک کے استحکام و یک جہتی کے نام پر جبراً مسلط کیا گیا۔اب تو ملک میں آر ایس ایس کی سرپرستی میں بی جے پی حکومت کر رہی ہے۔این آرسی اور شہریت ترمیمی قانون کے تناظر میں یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں رہ گئی ہے کہ موجودہ حکومت ملک میں کس طرح کا دستور اور قانون نافذ کرنا چاہتی ہے۔

ہمارے آئین میں انسانی حقوق کے تحفظ کی مختلف دفعات کے باوجود بڑے پیمانے پر وطن عزیز میں انسان کے بنیادی حقوق کی پامالی ہو رہی ہے، کہیں بولنے پر پابندی ہے تو کہیں کھانے اور لباس پر پابندی ہے۔کبھی یکساں سول کوڈ کے نفاذ کا ہوّا کھڑا کیا جا رہا ہے، تو کبھی مسلمانوں سے ان کی مذہبی آزادی سلب کرنے کی ناپاک کوشش ہو رہی ہے۔غرض وطن عزیز میں اقلیتوں کی جان و مال اور عزت و آبرو کا تحفظ ایک بہت بڑا مسئلہ بن چکا ہے۔یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ کسی بھی حکومت کو جمہوری حکومت اسی وقت کہا جا سکتا ہے جب وہ انصاف، آزادی، مساوات، اور اخوت کے تقاضوں کو پورا کر سکے؛ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

انصاف: اس میں سماجی، معاشی، سیاسی انصاف شامل ہیں۔

آزادی: اس ضمن میں خیالات، اظہار رائے، عقیدہ، ایمان اور عبادت کی آزادی شامل ہے۔

اخوت: اس کے تحت ہر شہری کا وقار اور ملک کی سالمیت کے لیے ممکنہ کوششیں شامل ہیں۔

اب ہم ان نکات کا بغور جائزہ لیں تو پتہ چلے گا کہ آزادی ہند کے بعد سے آج تک حکمران جماعتوں نے اقلیتوں خصوصاً مسلمانوں کے ساتھ دستوری انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے کی کبھی ایماندارنہ کوشش نہیں کیں۔مسلمانوں کے سماجی انصاف کی بات کی جائے تو آج بھی تقسیم ہند کا جواز دیتے ہوئے سب سے بڑی اقلیت کو اس کا مورد الزام ٹھہرایا جاتا ہے جبکہ یہ بات عیاں ہے کہ 1857 کے غدر میں سب سے زیادہ مسلمانوں نے خون بہایا اور آزاد بھارت کے لیے اپنی جان و مال تک کو نچھاور کر دیا۔لاکھوں علماء کرام، صحافیوں اور دانشوروں کو انگریزوں نے شہید کیا اس کے برعکس زعفرانی طاقتیں انگریزی حکومت کی دلالی کرتی رہیں۔

## باشندگانِ وطن کے بنیادی حقوق:

آبادی کے لحاظ سے ہندوستان، دنیا کی سب سے بڑی پارلیمانی، غیر مذہبی جمہوریت ہے، اس کے دستور و آئین کے کچھ اہم امتیازات ہیں، یہاں کے شہریوں کو خود اپنی حکومت منتخب کرنے کا بھرپور حق حاصل ہے اور یہاں عوام ہی کو سرچشمۂ اقتدار و اختیار مانا جاتا ہے، اس طرح تمام باشندے بلاتفریق مذہب و ملت 'ایک مشترکہ جمہوریت کا اٹوٹ حصہ ہیں۔

ذیل میں شہریوں کے چند اہم اور بنیادی حقوق قدرے تفصیل کے ساتھ درج کیے جا رہے ہیں؛ جن کے بہ غور مطالعہ سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہونچ جاتی ہے کہ ہمارا آئین پوری طرح سے انسانی حقوق کا پاس دار اور مذہبی آزادی کا علم بردار ہے۔

## حق مساوات:

ملک میں رہنے والے تمام ہی افراد باعتبار انسان یکساں حقوق کے مالک ہیں اور آئینی اعتبار سے ان کے اندر کسی قسم کی اونچ نیچ، ادنیٰ و اعلیٰ کی کوئی تفریق نہیں۔حقوق و اختیارات میں کسی کو کسی پر فوقیت نہیں دی گئی ہے۔اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا آئین واضح طور پر مساویانہ حقوق کا پاسدار ہے جیسا کہ آئین کی دفعہ 14,15 میں کہا گیا ہے۔مملکت کسی شخص کو ملک کے اندر قانون کی نظر میں مساوات یا قوانین کے مساویانہ تحفظ سے محروم نہیں کرے گی۔اور 'مملکت محض مذہب، نسل، ذات، جنس، مقام پیدائش یا ان میں سے کسی کی بناء پر کسی طرح کا امتیاز نہیں برتے گی۔سرکاری ملازمت کے سلسلے میں تمام باشندگان کو ملے ہوئے حقوق کا ذکر آئین کی دفعہ 16 میں کیا گیا ہے۔تمام شہریوں کو مملکت کے کسی عہدے پر ملازمت یا تقرر سے متعلق مساوی موقع حاصل ہوگا۔

## حق آزادی:

حق مساوات کے ساتھ ہی ایک جمہوری آئین کے لئے یہ بھی لازمی ہے کہ وہاں کے رہنے والے مختلف قسم کی آزادی کے حامل ہوں۔ان میں اظہار رائے کی آزادی بھی ہوسکتی ہے اور مختلف جلسے، انجمنیں اور جلوس وغیرہ منعقد کرنے، تنظیمیں اور تحریکیں بنانے اور چلانے، آزادانہ طور پر پورے ملک کا سفر کرنے، نیز سرمایہ کاری کی آزادی اور جان و مال کی آزادی بھی ہوسکتی ہے۔اس سلسلے میں ہمارے باوقار آئین میں کہا گیا ہے۔دفعہ 19 تا 22 میں لکھا ہے 'مملکت کے تمام شہریوں کو حق حاصل ہوگا۔

(الف) مملکت کے ہر ایک حصہ میں تقریر اور اظہار کی آزادی کا۔

(ب) امن پسند طریقے سے اور بغیر ہتھیار کے جمع ہونے کا۔

(ج) انجمنیں یا یونین قائم کرنے کا۔

(د) بھارت کے سارے علاقے میں آزادانہ نقل و حرکت کرنے کا۔

(ھ) بھارت کے کسی بھی حصے میں بود و باش کرنے اور بس جانے کا۔

(ی) کسی پیشے کے اختیار کرنے یا کسی کام دھندے، تجارت یا کاروبار چلانے کا۔

## مذہب کی آزادی:

انسانی فطرت پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے اندر سب سے حساس مذہبی جذبہ ہوتا ہے۔اس کے تحت ہی مختلف افراد میں جنگ و جدل کا جذبہ نظر آتا ہے۔یہ بات ان ملکوں میں کچھ زیادہ ہی ہوتی ہے جہاں مختلف مذاہب کے پیرو کار رہتے ہوں۔ہمارے ملک کا اس سلسلہ میں بہت نمایاں مقام ہے؛ کیونکہ یہاں مختلف مذاہب کے ماننے والے موجود ہیں۔اس سلسلے میں ہمارے سیاسی قائدین نے بڑی سوجھ بوجھ کا مظاہرہ کیا کہ انھوں نے یہاں کسی مذہب کو خاص اہمیت نہ دے کر سب کو برابر اور یکساں حقوق دئیے۔اس لئے آئینی اعتبار سے ملک کے ہر ایک شہری کو اپنے مذہب پر آزادانہ عمل کرنے، اس کی تبلیغ و تشہیر کرنے اور اس کے اصولوں پر چلنے کی مکمل آزادی دی گئی اس سلسلے میں آئین کی دفعہ 25 میں کہا گیا ہے۔' تمام اشخاص کو آزادی ضمیر اور آزادی سے مذہب قبول کرنے۔اس کی پیروی کرنے کا مساوی حق حاصل ہے۔

## ثقافتی اور تعلیمی حقوق:

ہمارا ملک مختلف تہذیبوں کا امین اور مختلف تعلیمی نظریات کا گہوارہ ہے اسی وجہ سے یہاں اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ تمام ہی لوگوں کو اپنی تہذیب و ثقافت اور علم و ادب کی حفاظت کو فروغ کے حقوق حاصل ہوں۔ یہاں کے ہر ایک شہری کو حصول تعلیم کی آزادی اور اپنے شعائر و ثقافتی ورثے کو محفوظ رکھنے کا اختیار دیا جائے۔اس سلسلے میں آئین کی دفعہ 29 میں کہا گیا ہے۔' بھارت کے علاقے میں یا اس کے کسی بھی حصے میں رہنے والے شہریوں کے کسی طبقے کو جس کی اپنی جداگانہ زبان، رسم الخط یا ثقافت ہو اس کو محفوظ رکھنے کا حق حاصل ہوگا۔آئین کی دفعہ 30 میں یہ بھی کہا گیا ہے۔تمام اقلیتوں کو خواہ وہ مذہب کے نام پر ہوں یا زبان کے، اپنی پسند کے تعلیمی ادارے قائم کرنے اور ان کے انتظام کا حق حاصل ہوگا۔

## جائیداد کا حق:

مملکت میں رہنے والوں کو آئینی اعتبار سے یہ حق بھی دیا گیا ہے کہ کسی بھی شخص کو اس کی جائیداد سے محروم نہیں کیا جاسکتا ہے اور اسے اپنی جائیداد فروخت کرنے یا کسی دوسرے کی جائیداد خریدنے خواہ وہ ملک کے کسی بھی حصے میں ہو کا اختیار حاصل ہوگا۔ملک کے ہر شہری کو یہ بھی حق دیا گیا ہے کہ وہ متعلقہ قوانین کی رعایت رکھتے ہوئے اپنی املاک و جائیداد اور ان سے حاصل شدہ آمدنی کو کسی بھی طرح اپنے اوپر خرچ کرسکتا ہے۔یا کسی تنظیم، تحریک یا کسی اور کو ملک کی فلاحی و رفاہی کاموں پر خرچ کرسکتا ہے۔

## دستوری چارہ جوئی کا حق:

ہمارے آئین کے تیسرے حصے میں ضبط کئے گئے حقوق کو بحال کرانے اور ان کی حفاظت کے لئے سپریم کورٹ و دیگر عدالتوں سے چارہ جوئی کرنے کا حق سب کو حاصل ہے۔متعلقہ عدالتوں کو ان حقوق کی بحالی اور تحفظ کے لئے ہدایات یا احکام یا مختلف خصوصی فرمان جاری کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔آئینی اعتبار سے عدالتی چارہ جوئی کے حق کو محض دستور میں بیان کی گئی متعلقہ دفعات کے تحت ہی معطل کیا جاسکتا ہے۔اس سلسلے میں پارلیمنٹ کو یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ یہ طے کرے کہ کون سے بنیادی حقوق کس حد تک کسے دئیے جائیں۔غرض کہ آئینی اعتبار سے ملک کے ہر ایک شہری کو ہی کسی بھی معاملے میں دستوری چارہ جوئی کا پورا پورا حق دیا گیا ہے۔

مندرجہ بالا تفصیل کو مدنظر رکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ ہمارے باوقار آئین میں جس طرح سے عوام الناس کو بالادستی حاصل ہے اور یہاں کے رہنے والوں کے بنیادی حقوق کا جس طرح لحاظ رکھا گیا ہے اس بنا پر بلاخوف تردید یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ جاتی ہے کہ ہمارا آئین پوری طرح سے انسانی حقوق کا پاس دار اور اس کا سچا علمبردار ہے۔ضرورت صرف اس کے غیر جانب دارانہ اور عادلانہ نفاذ کی ہے؛ جس کے لیے انتھک محنت و مسلسل جدوجہد کی ضرورت ہے (بہ حوالہ آئین ہند: حقوق انسانی کا سچا علم بردار، ماہنامہ دارالعلوم، شمارہ 2، جلد: 90)

## کرنے کا اہم کام:

اس وقت ہم کروڑوں مسلمانوں کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ ہمیں دستور و آئین سے متعلق بالکل معلومات حاصل نہیں، ہمیں اس بات کا پتہ ہی نہیں کہ بحیثیت شہری اور مسلمان ہونے کے ہمیں کیا کیا حقوق حاصل ہیں، ہمیں اس کی خبر ہی نہیں کہ آئین نے ہمیں کیا دیا ہے اور ہم دی گئی مراعات سے کیا فائدہ اٹھا رہے ہیں اور کیا اٹھا سکتے ہیں؟؟۔اگر سنجیدگی کے ساتھ اس پر غور کیا جائے اور موجودہ حالات کو سامنے رکھا جائے تو یہ ایک اچھا موقع ہے کہ ہم آج کے دن (۲۶/جنوری) آئین ہند کا بہ طور خاص مطالعہ کریں، اس حوالے سے ناخواندہ لوگوں میں شعور بیدار کریں، ملی تنظیمیں اس سلسلہ میں ورک شاپس کا انعقاد عمل میں لائیں، تب کہیں جا کر ہم مضبوط بنیادوں پر آگے بڑھ سکتے ہیں اور بلاخوف ملک میں ہو رہی تاناشاہی کا جواب دے سکتے ہیں۔

عصرِ حاضر ای پیپر
باخبر، پُراثر، نقیبِ فکر ونظر
ASR-E-HAZIR

# سبھی کا خون ہے شامل یہاں کی مٹی میں

مفتی محمد صادق حسین قاسمی، ڈائریکٹر القلم فاؤنڈیشن کریم نگری

ہمارا ملک 74واں یومِ جمہوریہ منانے جارہاہے۔ بلاشبہ 26 جنوری ہمارے ملک ہندوستان کا یادگار اور تاریخی دن ہے، اسی دن ہمارے ملک کا قانون نافذ ہوا، اور آزادی کے بعد ایک خودمختار مملکت کی حیثیت حاصل کرلیا۔ 15 اگسٹ 1947ء کو ہمارا ملک انگریزوں کی غلامی سے آزاد ہوا۔ ملک کی آزادی کے بعد یہ مسئلہ درپیش تھا کہ ہندوستان کے دستور کو مرتب کیا جائے، ایک ایسا قانون تیار کیا جائے جس میں تمام شہریوں کو یکساں حق وانصاف ملے، اوران کو پوری آزادی اوراعتماد کے ساتھ جینے کا حق فراہم ہو، وہ اپنے دستور ومنشور کے مطابق قید وبند کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے نہ رہیں بلکہ انھیں ہرطرح کی راحت اور اطمینان بخش اصول اور ضابطوں کے تحت رہنے کا موقع ملے۔ چناں چہ اس کے لئے ہندوستان کے ماہرقانون ڈاکٹرامبیڈکر کی نگرانی میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی، اس کمیٹی نے پوری جستجو اور تحقیق، نیز دنیا کے دیگر مما لک کے قوانین کو پیش ِنظر رکھ کر ہندوستانی دستور اور قانون کو مرتب کیا۔ جس میں ہندستان میں بسنے والے تمام مذاہب کے لوگوں کے جذبات اور ان کے مذہبی احساسات کو بھی ملحوظ رکھا گیا اور تدوین قانون کا مرحلہ مکمل ہوا، چناں چہ 26 نومبر 1949ء کو دستور منظور کیا گیا او 26 جنوری 1950ء سے اس دستور کا نفاذ عمل میں آیا، چناں چہ اسی دن کو ہم ہندوستانی ''یوم جمہوریہ'' کے نام سے مناتے ہیں۔ اب ہندوستان مکمل آزاد اور جمہوری ملک قرار پایا۔ ایسا گلشن تشکیل پایا جس کی زینت ہی رنگا رنگی پھولوں سے ہیں کہ جن کی خوشبوؤں سے یہ سرزمین ہند معطر اور فضا مشکبار ہے، یہاں سب کو جینے اور اپنے حقوق وآئین کے ساتھ پروان چڑھنے کا پورا پورا حق حاصل ہے۔

آج جب کہ پورا ملک جشن ِجمہوریت میں منانے میں سرشار ہے، اور ملک کے باشندے اپنے ملک سے محبت کا ثبوت پیش کرنے میں پیچھے نہیں رہتے، خوشی ومسرت اور ملک کے اس یادگار دن کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو جمہوریت کے اقدار کو پامال کرنا چاہتے ہیں، ملک کے سیکولر مزاج کو درہم برہم کرنا چاہتے ہیں، نفرت انگیزی، فرقہ واریت، تعصبیت وتنگ نظری کے ذریعہ جمہوریت کے نظام کو ختم کرنا چاہتے ہیں، زبان سے ملک سے جھوٹی محبت کا راگ الاپتے ہیں، مساوات ورواداری کا کھوکھلا نعرہ لگاتے ہیں، انسانی ہمدردی ومحبت کے خلافِ حقیقت دعوے کرتے ہیں اوراپنی ناپاک سیاست کے ذریعہ ملک کے پرامن ماحول اور محبتوں کی فضا کو مسموم کرنے کے درپے ہیں، ملک کی ہمہ جہتی اور مذہبی رنگارنگی کو ختم کرکے ایک قانون میں باندھنے کی پوری کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔

یوم ِجمہوریہ کے اس تاریخی دن اگر آپ جائزہ لیں تو معلوم ہوگا کہ ہمارا ملک ہندوستان ان دنوں بڑی عجیب صورت حال سے گزر رہا ہے، ایک اضطراب وبے چینی کا ماحول دن بدن بڑھتے ہی جارہا ہے، خوف وہراس، بدامنی ونفرت انگیزی کی فضا ہموار ہوتی جارہی ہے، شرپسند عناصر وفرقہ پرست افراد ظلم وتشدد کا کھیل کھیلنے میں لگے ہوئے ہیں، اقلیتوں کے ساتھ ظلم وستم کیا جارہا ہے اور بالخصوص اسلام دشمنی کو فروغ دینے کے لئے نت نئی کوششیں کی جارہی ہیں۔ ایک طرف حکومتی سطح پر زیادتی اور شریعت میں مداخلت کی منصوبہ بند سازش کی جارہی ہے اور مرکزی حکومت نے باضابطہ شریعت ِاسلامی میں مداخلت کا آغاز طلاق ِ ثلاثہ بل کے ذریعہ کردیا ہے اور وہ اس کو پارلیمنٹ میں منظور کروانے میں کامیاب بھی ہوچکی ہے، اس طرح وہ شریعت میں مداخلت اور مسلم پرسنل لا پر پابندی لگانے کی منظم کوشش میں لگی ہوئی ہے، اور مسلمانوں کی مذہبی آزادی کو سلب کرنے، اسلامی تشخص پر روک لگانے کی فکر میں ہے، جب کہ ہمارے وطن عزیز کا آئین ودستور ہمیں اپنی شریعت پر پوری آزادی کے ساتھ عمل آوری کی اجازت دیتا ہے اور کسی کو بھی کسی کے بھی مذہب اور پرسنل لا میں مداخلت کا حق نہیں دیتا لیکن آئین وستور کے خلاف حق وانصاف کے مغائر ظالمانہ اور جابرانہ قانون مسلط کرنے کے درپے ہے۔




دوسری طرف مرکزی حکومت کی چشم پوشی کی وجہ سے فرقہ پرست، شدت پسند، شرانگیز تنظیموں کے خون آشام بھیڑئیے مسلمانوں پر ظلم وتشدد کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دے رہے ہیں۔ آئیے دن ملک کے مختلف مقامات پر ظلم وبربریت کے وحشیانہ واقعات رونماں ہورہے ہیں۔

ہمارے اس ملک کی تعمیر وترقی میں دل وجان سے مسلمان شریک رہے ہیں، اور روزِ اول ہی سے اس ملک کی آزادی، ترقی، کامیابی کے لئے جدو جہد کرنے میں مسلمانوں کا کوئی ثانی نہیں، اپنے خونِ جگر سے مسلمانوں نے گلشن ِہند کی آبیاری کی، جانوں کا نذرانہ پیش کرکے اس کا تحفظ کیا، مال ومتاع کو لٹا کر آزادی کے خواب پورے کئے، دیوارِ آہنی بن کر انگریزوں کے سامنے جمے اور ڈٹے رہے، اس ملک کی طرف نگاہِ بد اٹھانے والوں کے خلاف ہر وقت سینہ سپر رہے، بلاتفریق مذہب وملت سب کے لئے اس چمن کو سجانے، گلہائے رنگارنگ سے آراستہ کرنے، دیدہ زیب وخوش نما بنانے اور لٹیروں کے ہاتھ سے اپنے آباء واجداد کی پونجی وسرمایہ کو بچانے کے لئے مسلمان میدان ِعمل میں شروع سے کوششیں کرتے رہے، یہ ملک کسی ایک کی جاگیر نہیں اور نہ ہی مٹھی بھر فرقہ پرست اس کے ہرطرح کے مالک ہیں۔ لیکن ان نفرت کے سوداگر اور امن ومحبت کے دشمن خوف ودہشت کا ایک ہیبت ناک ماحول قائم کرنے میں لگے ہوئے ہیں، اور مسلمانوں پر عرصہ ٔ حیات کو تنگ کرنے کی فکر میں ہے، شریعت میں مداخلت اور زندگی سے چین وسکون کو ختم کرکے بے چین رکھنا چاہتے ہیں، ان کے دل انسانی ہمدردی سے خالی اور ان کے ذہن ودماغ میں حیوانیت بسی ہوئی ہے، جو خون ِمسلم سے اپنی پیاس بجھانا چاہتے ہیں۔

26 جنوری کی اس تاریخ کو جب ہمارے ملک کا آئین تیار ہوا اور یہاں دیگر مذاہب کے ماننے والوں کی طرح مسلمانوں کے بھی حقوق محفوظ کئے گئے، اور ہماری ہی قربانیوں پر کامیابی کے خواب پورے ہوئے، تو ایسے میں مسلمانوں کو فراموش کردینا یاان کے ساتھ حق تلفی والا معاملہ کرنا بلاشبہ وطن کے دستور اور آئین کے خلاف ورزی کرنا ہے۔ یوم جمہوریہ کا تاریخی دن ہر ہندوستانی کو بالعموم اور ہر حکومت کو بالخصوص ایک دوسرے کے حقوق کی قدردانی کرنے اور ملک کے دستور وقوانین کا احترام کرنے کا سبق دیتا ہے۔ اور ملک کو اس مقام تک لانے والے شہیدوں کی کی قربانیوں اور آزادی دلا کر خودمختاری دلوانے والوں کی وفاؤں کو یاد رکھنے کا پیغام دیتا ہے۔ اور بے جا کسی کے بھی دستوری حق میں مداخلت سے باز رہنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اگر اس حقیقت کو ہندوستانیوں نے سمجھا تو وہ واقعی ملک کے دستور کا احترام کرنے والے ہوں گے ورنہ ملک کی توہین کرنے اور آئین ودستور کی مخالفت کرنے والے کہلائیں گے۔

ہماری بھی ذمہ داری ہے کہ ہم مسلمان دشمنوں کے پروپیگنڈوں کا شکار ہوئے بغیر اپنے جمہوری حقوق پر بے خوف وخطر عمل کریں، اپنے اسلامی تشخص کو باقی رکھنے، اسلامی روایات وتہذیب کو رائج کرنے کے لئے ہم کو جو دستوری آزادی اور آئینی اجازت حاصل ہے اس سے فائدہ اٹھائیں، اپنی ہی نادانی اور بے خبری سے خود اپنے ہی حقوق کو ضائع کرنے والے نہ بنیں، اگر آج ہم نے اپنے حقوق کے تحفظ اور اس پر مضبوطی سے عمل پیرا ہونے کی کوشش نہیں کی تو ملک کے پُرامن ماحول کو ختم کرنے کی ناپاک سازش کرنے والے اور جمہوریت کی عظمت کو پامال کرنے والے اپنے منصوبوں میں کامیاب ہوتے رہیں گے۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے دستوری حقوق کو جانتے ہوئے، اس کی قدر کریں اور دین وشریعت کے تحفظ کے لئے کمر بستہ ہوجائیں اور ملک کی تعمیر وترقی، عزت ونیک نامی میں اپنا ہمیشہ والا کردار ادا کریں۔


www.asrehazir.com asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

# ”یومِ جمہوریہ“ دستور کا تحفظ ملک کا تحفظ

## مفتی عبدالمنعم فاروقی

۲۶ رجنوری ہندوستان کی تاریخ کا ایک یادگار اور تاریخی دن ہے، اسی دن ۱۹۵۰ء کو رنگ ونسل اور ذات ومذہب سے بالاتر ہو کر جمہوریت کی بنیادوں پر ہندوستان کی بنیاد رکھی گئی اور اس کے ساتھ ہی ہندوستان آزاد جمہوری ملک بن گیا، بلاشبہ اسی دن کے لئے ملک کے مذہبی علماء، رہنما وقائدین اور مذہب وملت اور مسلک ومشرب سے اوپر اُٹھ کر لاکھوں ہندوستانیوں نے آزادی کے لئے غیر معمولی طاقت وہمت دکھائی تھی اور اپنی بے مثال قربانیوں اور مثالی اتحاد کے ذریعہ طاقتور انگریز سے مقابلہ کرکے انہیں ملک چھوڑنے پر مجبور کیا تھا، بلاشبہ انہیں عظیم رہنماؤں، ملک کے جیالوں اور سچے سرفروشوں کی جرأت و محنت اور عظیم قربانیوں کی وجہ سے ہی ملک کی آزادی اور جمہوریت کا خواب شرمندہ تعبیر ہوسکا، آزادیٔ ہندوستان، یہاں کے باشندگان کو آزادی اور ملک میں جمہوریت کا علم یوں ہی بلند نہیں ہوا بلکہ اس کے پیچھے ایک لمبی تاریخ اور طویل داستان ہے جسے پڑھنا اور ذہن میں محفوظ رکھنا ہر ایک شہری پر لازم ہے تاکہ معلوم ہوسکے کہ ہمارے آباواجداد نے جن محنتوں اور مشقتوں کے ساتھ اس ملک میں آزادی کا پرچم لہرایا ہے، یقیناً ان سب کی محنتوں اور مثالی اتحاد ہی کے نتیجہ میں ہمارا ملک ہندوستان انگریزوں کی غلامی سے آزاد ہوا تھا اور جب تک یہ ذہن میں رہے گا اور اسی خطوط پر ہم آگے بڑھتے جائیں گے تو ملک کو ترقی کے ثریا پر پہنچنے سے کوئی طاقت روک نہیں سکتی، تاریخ کے صفحات پلٹ کر دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ کس طرح عیار ومکار، چالاک وسفاک اور ظالم وجابر انگریزوں نے جنت نشاں ہندوستان پر اپنے ناپاک قدم جمائے تھے اور کس طرح اپنا تسلط قائم کیا تھا اور کس سفاکیت وبربریت کے ساتھ آخری مغل بادشاہ ”بہادر شاہ ظفر“ کو قید کرکے پابجولاں رنگون (برما) کے قید خانہ میں مقید کردیا تھا، جب ہندوستان پر ان کا مکمل قبضہ ہوگیا تو انہوں نے لال قلعہ پر یونین جیک لہرا کر اس بات کا اعلان کردیا کہ اب ہندوستان ہندوستانیوں کے ہاتھ سے نکل کر سفید فام فولادی ہاتھوں میں آچکا ہے اور انگریز ہی اب ہندوستان کا خودمختار اور مالک ہے، بس پھر کیا تھا سب سے پہلے علماء ہند نے ہی وطن کی آزادی کا صور پھونک کر انگریزوں کے خلاف علی الاعلان علمِ بغاوت بلند کیا تھا، انگریزوں نے ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت قائم کرکے یہ اعلان کیا کہ خلق خدا کی، ملک بادشاہ کا اور حکم کمپنی بہادر کا تو اس پر محدث جلیل امیر الہند شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے ملک کی آزادی کیلئے سب سے پہلے جہاد کا فتویٰ جاری کرکے اسے فرض قرار دے دیا، شاہ صاحبؒ کے فتوے نے پورے ملک میں زبردست ہلچل مچادی اور ملک کا ہر شہر، ہر قصبہ اور ان کی ہر گلی آزادی کے نعروں سے گونج اُٹھی، ہر طرف بغاوت کے شعلے بھڑکنے لگے، آزادی کے پرچم لہرانے لگے، اس فتوے نے انگریز افسروں کی نیندیں حرام کردیں، اس کے بعد ایک بار پھر علماء ہند نے جہد مسلسل کے ذریعہ پورے زور وشور کے ساتھ آزادی کی تحریک شروع کردی، چنانچہ ۱۸۵۷ء کی تحریک میں بے شمار علماء نے اپنی جانبازی کے جوہر دکھائے اور مغرور انگریزوں کے غرور کو خاک میں ملا کر رکھ دیا، بانی دارالعلوم دیوبند حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، عالم ربانی فقیہ ہند مولانا رشید احمد گنگوہیؒ سرپرست دارالعلوم دیوبند، مولانا مملوک علی دیوبندی، حافظ ضامن شہیدؒ اور مولانا جعفر تھانیسریؒ اور ان جیسی دسیوں علماء ہیں جن کی قیادت میں یہ جنگ لڑی گئی تھی۔

تحریک آزادی کے نتیجہ میں ان پر جو کچھ ظلم وستم کیا گیا اس سے تاریخ کے اوراق بھرے پڑے ہیں جسے سن کر اور پڑھ کر آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں لگ جاتی ہیں، جگر پارہ پارہ ہوجاتا ہے، مگر ان محبان وطن اور جانباز سپاہیوں کے عزم وحوصلہ کو دیکھئے کہ کھولتے ہوئے گرم پانی میں کود گئے، پھانسی کے پھندے کو چوم لیا، بندوق کی گولی کھالی، تلوار سے سر کٹادیا اور توپ سے لگ کر جسم کے گوشت کی بوٹیاں الگ الگ کروادی اور فضاء سے زمین پر اپنے خون کی بوندیں گرادئے مگر غدار انگریزوں کے خلاف لڑنے میں کمی نہ کی اور نہ ہی اپنے حوصلوں میں کسی بھی طرح کی کمی آنے دی، ان حالات میں بھی زبان سے نغمۂ آزادی گن گناتے رہے اور انگریزوں کو بتادیا کہ ہندوستانی اپنے ملک سے کتنی محبت رکھتے ہیں، عظیم مجاہد آزادی تحریک ریشمی رومال کے بانی، دارالعلوم دیوبند کے اولین صدر المدرسین مولانا محمود حسن دیوبندی المعروف شیخ الہندؒ نے آزادی کے لئے ریشمی رومال کے نام سے ایک عظیم تحریک چلائی اور آپؒ کے شاگرد رشید شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند اور دیگر تلامذہ نے پوری قوت کے ساتھ ملک میں آزادی کی زوردار مہم چلائی اور اسی جرم کی پاداش میں کئی سال مالٹا (کالاپانی) اور دیگر جیلوں کی کوٹھریوں میں گذاردئے، تحریک آزادی کے یہ چند سرخیل ہیں جنکے کارناموں کا سرسری تذکرہ کیا گیا ہے، ان کے علاوہ اور بے شمار علماء مجاہد آزادی ہیں جنکی تفصیلات تاریخ کی معتبر کتابوں میں موجود ہیں ان میں سے چند یہ ہیں مولانا جعفر تھانیسریؒ، مولانا احمد علی لاہوریؒ، مولانا حفظ الرحمن سیوہاریؒ، مولانا سید محمد میاںؒ، مولانا محمد علی جوہر، مولانا حسرت موہانی، مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی، مفتی کفایت اللہ دہلوی، مولانا احمد سعید دہلوی، مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہم اللہ۔

مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ بعد میں آنے والے متعصب مؤرخین نے تحریک آزادی کا یہ طویل ترین سفر جو آگے چل کر آزادی اور پھر نفاذ جمہوریت پر ختم ہوا جو نہایت مشقتوں سے پُر اور سنہرے واقعات سے لبریز ہے کو تعصب کے صندوق میں بند کرکے رکھ دیا، بلکہ اس سے آگے بڑھ کر انہوں نے وہ جھوٹی تاریخ مرتب کی جسے تاریخ کا ایک ادنی طالب علم میں خوب سمجھ سکتا ہے، ان متعصبین نے تاریخ مسخ کرکے نہ صرف تاریخی جرم کیا ہے بلکہ تحریک آزادی کے شہیدوں کی روحوں کو تکلیف پہنچائی ہے، یقیناً اس جرم پر تاریخ انہیں کبھی معاف نہیں کرے گی، اس طرح کی مجرمانہ حرکت کے ذریعہ ان متعصبین کا مقصد آزادی کی سنہری تاریخ سے مسلمانوں کو ہٹانا ہے اور نئی نسل کے سامنے یہ بتانا ہے کہ ملک کی آزادی میں مسلمانوں کا حصہ نہ کے برابر ہے اور جنہوں نے حصہ لیا تھا وہ چند ایک ہی تھے جیسے مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا محمد علی جوہر وغیرہ وغیرہ۔

ہندوستان دنیا کا سب سے بڑا جمہوری ملک کہلاتا ہے، جسے آزاد ہوکر ۷۰ سال سے زائد اور جمہوریت کی راہ پر چلتے ہوئے ۶۷ سال سے اوپر ہوچکا ہے، ملک کے آئین اور قانون میں سبھی مذاہب کے ماننے والوں کی رعایت کی گئی ہے اور اس کے ذریعہ ملک کے ہر شہری کو اپنے اپنے مذہب پر بغیر کسی رکاوٹ کے عمل آوری کا اختیار دیا گیا ہے، تاکہ یہاں کے باشندگان جو جس مذہب کے پیروکار ہیں اُنہیں اس پر عمل کرنے میں کسی قسم کی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑیں، اس طرح کا قانون ہی جمہوریت کی پہچان اور اس کی علامت ہوا کرتی ہے، جب ملک کا آئین تیار ہوا اور اسے باشندگان ہند پر نافذ کیا گیا تو اس سے یہاں کے باشندگان کو دوہری خوشی ومسرت حاصل ہوئی تھی، ایک ملک آزاد ہونے کی تو دوسرے اس کے جمہوری نظام کی، سب کے لبوں پر خوشیوں کا ترانہ تھا، ہر خطہ مطمئن اور خوش تھا، لوگ شیر وشکر کی طرح مل جُل کر قدم سے قدم ملا کر اور ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر زندگی کو خوش حال بنانے اور ملک کو ترقی کے بام عروج پر پہنچانے کے لئے کمربستہ تھے، وہ ایک دوسرے کے خوشی وغم میں ایک خاندان کی طرح شریک ہوتے تھے، ان میں کسی قسم کا بھید بھاؤ نہ تھا، وہ اپنی آنکھوں میں ملک کا روشن مستقبل دیکھ رہے تھے مگر انہیں کیا پتہ تھا کہ ان میں کوئی آئین کے چور چھپے ہوئے ہیں جو ان سے ان کی قیمتی چیز آئین چُرانے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں، یہ وہ سنگ دل ہیں جنہیں ملک کی گنگا جمنی تہذیب پسند نہیں ہے، آپسی بھائی چارگی سے نفرت ہے اور مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے اتحاد سے چڑ ہے، شہریوں کے درمیان آپسی پیار ومحبت ان کی آنکھوں میں کانٹا بن کر چبھنے لگی ہے، وہ اسے ہضم نہیں کر پارہے ہیں، بے چین وبے قرار ہوکر دیوانہ وار چکر لگاتے رہے ہیں اور ان کے درمیان نفرتوں کی دیوار کھڑی کرنے کا سامان جمع کرنے کے نت نئے طریقے اپنانے میں لگے ہوئے ہیں، انہوں نے مذہب کا سہارا لے کر اور مذہبی مقامات کی آڑ میں نفرتوں کی آگ بھڑکانے کا کام شروع کیا ہے، وقفہ وقفہ سے وہ اسی کام میں لگے ہوئے ہیں اور ملک کی ترقی وبھلائی کے بجائے اپنی سو فیصدی صلاحیتیں نفرتوں کو پروان چڑھانے میں صرف کررہے ہیں، انہوں نے ملک کے مختلف خطوں میں مذہب کے نام پر فساد بھڑکا کر ہزاروں معصوموں کی جان لے لی ہے، ہزاروں بے گناہوں کو بے گھر کردیا ہے اور بے شمار دوشیزاؤں کی عصمتیں تارتار کی ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ نفرتوں کے ان سوداگروں نے اب تک کئی مرتبہ آئین ہند سے چھیڑ چھاڑ کرنے کی کوشش کی ہے اور اس کے جمہوری زیور سے مزین گلے کو دبانے کی کوشش کی ہے تاکہ اس کے ذریعہ اپنی اجارہ داری قائم کی جاسکے، بلکہ افسوس تو اس بات پر ہے کہ اس طرح کی ذہنیت رکھنے والے ملک کے بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہوکر اپنی من مانی کر رہے ہیں، یہ لوگ اپنی سیاسی طاقت پر آئین میں تبدیلی کے ذریعہ اقلیتی طبقے خاص کر مسلمانوں کے حقوق سلب کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے، اس کے ذریعہ یہ جمہوریت کو آمریت میں بدل کر من کے عفریت کو سب اقلیتوں پر خصوصاً مسلم طبقہ پر مسلط کرنے کی فکر میں جٹے ہوئے ہیں، یہ لوگ کبھی وندے ماترم کے نام پر مسلمانوں کے عقیدۂ توحید پر ضرب لگانے کی کوشش کر رہے ہیں تو کبھی صوتی آلودگی کا بہانا بنا کر لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ پنجوقتہ اذانوں پر پابندی لگانے کی مذموم کوشش میں لگے ہوئے ہیں تو کبھی طلاق ثلاثہ کے ذریعہ تحفظ نسواں کے نام پر اسلامی قانون کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے اور اس کے ذریعہ یکساں سیول کوڈ نافذ کرنے کی راہ ہموار کرنے کی سازش رچ رہے ہیں، بلکہ اب تو کھلم کھلا اپنی تقریروں میں یکساں سیول کوڈ کی باتیں کر رہے ہیں جس سے اقلیتی طبقات بالخصوص مسلمانوں میں بے چینی پائی جارہی ہے، ان نازک حالات میں بالخصوص اقلیتی طبقے اور بالعموم تمام باشندگان ہند کی ذمہ داری ہے کہ وہ قانون کے تحفظ کے لئے جدوجہد کریں، ملک کی فضا مکدر ہونے نہ دیں، ملک کو ایک خاص طبقہ کا آلۂ کار بننے سے بچائیں اور آمریت کے قدم کو بڑھنے نہ دیں، اس ملک کو آزاد کرانے میں سبھوں نے لہو بہایا ہے اور سبھی مذاہب کے لوگوں نے اس گلشن کو آباد کیا ہے، یہ ملک سب کا تھا، سب کا ہے اور سب کا رہے گا اور جس طرح انگریز کے ہاتھوں کی غلامی سے آزاد کرانے کے لئے سب نے زور لگایا تھا اسی طرح آج آمریت سے بچانے کے لئے اور جمہوریت کی بقا اور اس کے تحفظ کے لئے سب کو کوشش کرنی ہوگی مسلمانوں نے ہی اس ملک کی آزادی کے لئے سب سے پہلے نعرہ لگایا تھا اور ان شاء اللہ جمہوریت کی بقا کے لئے بھی وہی پہل بھی کریں گے، یوم جمہوریہ کے اس پُر مسرت لمحات میں صرف خوشی کا اظہار کرلینا کافی نہیں ہے بلکہ اس موقع پر جمہوریت کے تحفظ کا عہد کرنا ہے اور بات بھی یہ ہے کہ یوم جمہوریہ آتا ہی ہے جمہوریت کی اہمیت کو بتانے اور اس کے تحفظ کے عہد کی تجدید کرانے کے لئے، اس لئے اس مبارک موقع پر سب ہندوستانی مل کر یہ عہد کریں کہ ملک کی حفاظت کرتے رہیں گے، اس کی ترقی کے لئے ہر وقت کوشاں رہیں گے اور اس کے دستور کی حفاظت کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے رہیں گے کیونکہ دستور کا تحفظ ملک کا تحفظ ہے۔




ASR-E-HAZIR
عصرِ حاضر ای پیپر
باخبر، پرُاثر، نصیحت کی نظر
26 جنوری 2023ء بروز جمعرات

# ملک کی آزادی اور جمہوریت کی بحالی میں علماء و مدارس کا اہم کردار!

## تحریر: جاوید اختر بھارتی

ہندوستان کی تاریخ میں 26 جنوری اور 15 اگست کا دن بہت ہی اہمیت کا حامل ہے یہ دونوں قومی تہوار کا دن ہے یعنی 15 اگست 1947 کو ہندوستان آزاد ہوا اور 26 جنوری 1950 کو ملک کے آئین کا نفاذ ہوا ایک کو ہم جشن آزادی کے نام سے اور دوسرے کو جشن جمہوریہ کے نام مناتے ہیں اور مجاہدین آزادی کے ایثار و قربانی کا تذکرہ بھی کرتے ہیں اور انہیں خراج عقیدت بھی پیش کرتے ہیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ جمہوریت کا کیا مطلب ہے تو انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ہمارے ملک میں تقریر و تحریر کی آزادی ہے، ووٹ دینے، ووٹ مانگنے اور سیاسی پارٹی بنانے کا اختیار ہے، نگر پنچایت کے سبھاسد سے لے کر اسمبلی و پارلیمنٹ کے ارکان تک اور گرام پنچایت کے پردھان سے لے کر ملک کے وزیر اعظم تک عوام کے سامنے جوابدہ ہیں آئین کے دائرے میں رہ کر سب کو اپنی بات کہنے کا حق ہے یہی جمہوریت ہے۔

یہ صد فیصد سچائی ہے کہ علماء کرام کی بدولت ہی بھارت انگریزوں کی غلامی سے آزاد ہوا ہے اور آج بھی مدارس میں ملک سے وفاداری کی تعلیم دی جاتی ہے امن و سلامتی کا پیغام دیا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ ملک میں جب بھی کوئی مسئلہ درپیش آیا ہے تو مسلمانوں نے آگے بڑھ کر ملک کی حفاظت کی ہے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دیا ہے اس لئے نہ تو مسلمانوں پر شک کی گنجائش ہے اور نہ ہی دینی مدارس پر انگلی اٹھانے کی گنجائش ہے ایک بات یہ بھی یاد رکھنا ہوگا کہ ہر احتجاج و مظاہرے کو طاقت کے استعمال کے ساتھ روکا جانا یہ جمہوریت کی شبیہ خراب کرنے کی کوشش ہے اس لیے کہ سیاسی پارٹیوں اور حکومت کے فیصلوں پر احتجاج و خیر مقدم دونوں کا اختیار ملک کے آئین نے دیا ہے اور آئین تب بنا ہے جب سبھی مذاہب کے ماننے والوں نے صف آرا ہو کر انگریز جیسی ظالم و بد بخت قوم کے خلاف علم بغاوت بلند کیا اور ہندوستان کو غلامی کی زنجیروں سے آزاد کرایا۔

وقتاً فوقتاً کچھ فرقہ پرست جس طرح بدزبانی کرتے ہیں اور دینی مدارس پر جو بیہودہ الزامات لگاتے ہیں اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے انہیں یہ بات نہیں بھولنا چاہیے کہ جہاں اسلام ہوگا وہاں سلامتی ہوگی جہاں ایمان والے ہوں گے وہاں امن و امان ہوگا کیونکہ اسلام کے معنیٰ ہی سلامتی کے ہیں اور سلامتی کی ہی مذہب اسلام تعلیم بھی دیتا ہے ماضی میں جو پورے ملک میں احتجاج اور مظاہرہ ہو رہا تھا اسے قطعی طور پر مذہبی نگاہ سے دیکھنے کی ضرورت نہیں تھی اور مذہبی تھا بھی نہیں بلکہ جس طرح ملک آزاد کرانے میں ہر مذاہبِ کے لوگوں نے حصہ لیا تھا اسی طرح آئین و جمہوریت بچانے کے لئے اور جمہوریت کی شان بڑھانے کے لئے ہر مذاہبِ کے لوگ احتجاج و مظاہرے میں حصہ لے رہے تھے اس لئے کہ ہر انصاف پسند و سیکولر ازم میں یقین رکھنے والے کو اس بات کا احساس ہو رہا تھا اور احساس ہو رہا ہے کہ شہریت ترمیمی قانون سے ملک کا زبردست نقصان ہوگا اس سے مذہبی منافرت بڑھے گی اور فرقہ پرست طاقتیں مضبوط ہوں گی،، اور ملک میں فرقہ پرستی نہ رہے اور پوری طرح امن و سکون قائم رہے یہ ملک کے ہر شخص کی ذمہ داری ہے۔

مسلمانوں کو بھی اپنے آباؤ و اجداد کی تاریخ کو یاد رکھنا ہوگا کیونکہ جو قوم اپنے اسلاف کی تاریخ بھلا دیتی ہے وہ قوم سیاسی طور پر اپنا وجود کھو دیا کرتی ہے کہیں اس کی کوئی شناخت نہیں ہوتی اور وہی حال آج ملک میں مسلمانوں کا ہے اس لیے جمہوریت میں سیاسی پہچان کا ہونا لازمی ہے اور سیاسی پہچان تبھی قائم ہوگی جب ہم اپنے اسلاف کی تاریخ سے روشناس ہوں گے

آج علماء کرام پر مقدمات درج کئے جا رہے ہیں جبکہ اس ملک کو آزاد کرانے کیلئے علماء کرام نے سروں پر کفن باندھے انگریزوں کے خلاف علم بغاوت بلند کرتے ہوئے ہزاروں ہزار کی تعداد میں شہید ہوئے ہیں علامہ فضل حق خیرآبادی جنہوں نے انگریزوں کی حکومت کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا تھا جنہیں کالا پانی کی سزا دی گئی فتویٰ واپس لینے کے لئے دباؤ بھی ڈالا گیا لیکن علامہ فضل حق خیرآبادی نے کہا کہ فتویٰ طبیعت کی روشنی میں نہیں دیا جاتا ہے کہ جب چاہے بدل دیا جائے بلکہ فتویٰ شریعت کی روشنی میں دیا جاتا ہے اس لیے بدلا نہیں جا سکتا اور ہم جس مذہب سے تعلق رکھتے ہیں اس مذہب میں وطن عزیز سے محبت اور حفاظت کرنے کی تعلیم دی گئی ہے اور اس پر عمل کرنا نصف ایمان تک قرار دیا گیا ہے تو ہم اپنی آخری سانس بھی اپنے ملک ہندوستان کے لئے قربان کر دیں گے، اپنے خون کا آخری قطرہ تک ملک کے لئے بہا دیں گے لیکن فتویٰ نہیں بدلیں گے مولانا ابوالکلام آزاد کی بیوی بیمار تھی اور مولانا آزاد جیل کے اندر تھے انگریز نے پیغام بھیجا کہ اگر مولانا آزاد تحریر دیں اپنے آپ کو تحریک آزادی سے الگ کرنے کی تو ہم انکی بیوی کی بیماری کے مدنظر انہیں رہا کر دینگے جب یہ پیغام جواہر لال نہرو نے ان تک پہنچایا تو مولانا آزاد نے کہا کہ ایک طرف میری بیوی بیمار ہے اور دوسری طرف میری ماں کو انگریزوں نے غلامی کی زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے ایسے میں مجھے اپنی بیوی کی فکر نہیں ہے بلکہ اپنی ماں کی فکر ہے میں اپنی ماں کو انگریزوں کی زنجیروں سے آزاد کرانے کے لئے اپنی بیوی کی بیماری کو نظر انداز کر سکتا ہوں لیکن ماں کو سسکتا ہوا اور زنجیروں میں کراہتا ہوا نہیں دیکھ سکتا مجھے اپنی بیوی کی بیماری منظور ہے، بیوی کی اٹھتی ہوئی ارتھی منظور ہے، بیوی کا جاتا ہوا جنازہ منظور ہے مگر مجھے ایسی رہائی منظور نہیں ہے۔

ریشمی رومال کی تحریک علماء کرام نے چلائی، انقلاب زندہ باد کا نعرہ علماء کرام نے لگایا، گاندھی جی کو مہاتما کا خطاب علماء کرام نے دیا، تقسیم ہند کی مخالفت علماء کرام نے کیا، جامع مسجد کی سیڑھیوں پر کھڑے ہو کر انگریزوں کے خلاف خطاب علماء کرام نے کیا، ملک کی آزادی کے بعد جب دستور ہند مرتب ہوا تو سب سے پہلے خیر مقدم علماء کرام نے کیا، قدم قدم پر ملک سے حب الوطنی کا ثبوت علماء کرام نے دیا اور ہزاروں علماء نے ملک کو آزاد کرانے کے لئے اپنی جانیں قربان کیں ان کا تعلق اسی مدارس سے تھا جن مدارس پر آج کچھ فرقہ پرست ذہنیت کے لوگ گھناؤنے الزامات لگا رہے ہیں اگر اپنی آنکھوں سے نفرت اور تعصب کی عینک اتار کر دیکھیں تو ہندوستان کے مدارس ملک کی آزادی کی لڑائی اور جمہوریت کے فروغ کا ایک حصہ نظر آئیں گے لیکن یہاں تو ہندو مسلم اتحاد کو توڑ کر اور دونوں کے جذبات کو ابھار کر سیاست کی روٹی سینکنے کا کچھ لوگوں نے ٹھیکہ لے رکھا ہے جنہیں نہ تو ملک کی پرواہ ہے اور نہ ملک کی عوام کی پرواہ ہے نہ ائین کی پرواہ ہے نہ عہدے کے وقار کی پرواہ ہے بس سروں پر غرور سوار ہے زبان درازی، بدکلامی، بدزبانی، گالی اور دھمکی و اشتعال انگیز بیانات و تقریریں کرنا ان کا مشغلہ بن گیا ہے اور آج ہماری صفوں میں بھی ایسے ایسے تنگ نظر پیدا ہو گئے ہیں کہ ملک کی آزادی سے متعلق بھی مضامین لکھتے ہیں تو مکتب فکر کی بنیاد پر لکھتے ہیں، ان کے مضامین سے اختلافات، تعصبات، بغض حسد نفرت کی بو آتی ہے اور اس کے باوجود بھی صحافی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں وجہ یہ ہے کہ ان کی سوچ کا دائرہ بہت چھوٹا ہے میرے نزدیک بلا تفریق مذہب و ملت وہ سب قابل احترام ہیں جنہوں نے ملک کو آزاد کرانے میں جان و مال کی قربانی دی ہے۔

# یومِ جمہوریہ کا کچھ تاریخی منظرنامہ

## از: مولانا حسین احمد حسامی کاماریڈی

ہمارے ملک ہندوستان کی تاریخ سے مسلمانوں کا کردار نکال دیا جائے تو وہ تاریخ، ادھوری اور نامکمل رہے گی چہ جائیکہ وہ ملک کو بنانے وسوارنے سے متعلق ہو یا شہکار تعمیرات، ہو یا سیاسی، سماجی، انتظامی، وحقوق کی پاسداری سے متعلق ہو، پھر انگریز کے تسلط کے بعد ملک کو آزاد کرانے میں مسلم عوام، وعلماء، کی بے لوث قربانی، کے ساتھ ساتھ تحریکِ ریشمی رومال، تحریکِ خلافت سے متعلق ہو※، کیونکہ ہر موڑ پر ملک کی آبیاری مسلمانوں نے اپنی جان فشانی سی کی ہے، جس کو تاریخ سے مٹایا نہیں جا سکتا، غور کریں مولانا عبید اللہ سندھی، دہلی میں نظارۃ المعارف القرآنیہ ایک فکری ادارہ قائم کیا جس کے سرپرست شیخ الہند محمود الحسن، نواب وقار الملک اور حکیم اجمل خاں کو رکھا، اور اس ادارے کا مقصد بقول مولانا محمد میاں صاحب یہ ادارہ دردمندانِ حریت کے لیے جائے اطمینان اور آزادی کے مساعیوں کے لیے خفیہ مشورہ گاہ تھی، جہاں بڑے بڑے انقلابی لیڈروں مولانا محمد علی جوہر اور مولانا ابوالکلام آزاد سے مولانا کا تعارف یہیں رہ کر ہوا۔

ملک کی تقسیم مسلم مجاہدین کے خلاف فیصلہ تھا۔ ایسے وقت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی، مولانا آزاد، سحبان الہند مولانا سعید، مجاہد ملت مولانا حفظ الرحمن نے ہندوستان میں مسلمانوں کو جمائے رکھنے اور ان کی سراسیمگی دور کر کے انھیں عزم و حوصلہ عطا کرنے میں جو عظیم خدمات انجام دی ہیں وہ آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ مولانا ابو الکلام آزاد 14 / جون 1947ء کی میٹنگ کے بارے میں کہتے ہیں اس کمیٹی کے بہت جلسوں میں شرکت کر چکا ہوں مگر اب تک ایسے عجیب و غریب جلسہ میں شرکت کی نوبت نہیں آئی تھی، وہی کانگریس جس نے ہمیشہ ملک کی آزادی اور اتحاد کے لیے جان کھپائی تھی اب ملک کی تقسیم کے بارے میں خود ایک تجویز پر غور کرنے جا رہی ہے، تقسیم کے خلاف آواز بھی مسلم قائدین ہی نے بلند کی لیکن ناکام رہی ان سب کے بعد ملک کی سالمیت کے لیے ایک ایسے قانون کی ضرورت تھی جس میں ہر مذہب کے جیالوں کو آزادی کے ساتھ زندگی گزارنے کے مواقع فراہم ہو سکے اس کے لیے آئین ساز اسمبلی میں دوسرے اراکین کے ساتھ آئین سازی کے عمل میں مسلمان اراکین نے بھی حصہ لیا۔ ان میں مولانا ابوالکلام آزاد، بیرسٹر آصف علی، خان عبدالغفار خاں، محمد سعد اللہ، عبدالرحیم چودھری، بیگم اعزاز رسول اور مولانا حسرت موہانی شامل تھے

26 جنوری 1950 کو اپنا ملک ہندوستان جمہوری ہوا※ یعنی اپنے ملک میں اپنے لوگوں پر اپنا قانون لاگو ہوا※ آزاد ہندوستان کا اپنا دستور (قانون) بنانے کیلئے ڈاکٹر ب※ یم راؤ امبیڈکر کی صدارت میں 29 اگست 1947 کو سات رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی تھی※ جسکو ملک کا موجود※ دستور مرتب کرنے میں 2 سال 11 ما※ اور 18 دن لگے تھے، دستور ساز اسمبلی کے مختلف اجلاس میں اس نئے دستور کی ہر اک شق پر ک※ لی بحث ہوئی، پھر 26 نومبر 1949 کو اسے قبول کر لیا گیا※ اور 24 جنوری 1950 کو ایک مختصر اجلاس میں تمام ارکان نے نئے دستور پر دستخط کر دیا※ البتہ مولانا حسرت موہانی نے مخالفت کرتے ہوئے دستور کے ڈرافٹ پر ایک نوٹ لک※ ا کہ "یہ دستور برطانوی دستور کا ہی اجراء اور توسیع ہے جس سے آزاد ہندوستانیوں اور آزاد ہند کا مقصد پورا نہیں ہوتا" بہر حال 26 جنوری 1950 کو اس نئے قانون کو لاگو کر کے ملک بھر میں پہلا "یوم جمہوریہ" منایا گیا اس طرح ہر سال 26 جنوری "یوم جمہوریہ" کے دن کے طور پر پورے ملک میں جوش و خروش کے ساتھ منایا جاتا ہے اور 15 اگست 1947 کی طرح یہ تاریخ بھی ملک کا قومی اور یادگار دن بن گیا ہے، 26 جنوری کو جشن کے طور کیوں مناتے ہیں تو آئیے تاریخ کے اوراق کا مشاہدہ کرتے چلیں جمہوریت کا لفظ جمہور سے بنا ہے جو اکثر کا معنی دیتا ہے اور جمہوریت سے اکثریتی رائے مراد لی جاتی ہے جمہوری حکومت میں بھی کہیں نہ کہیں یہ معنی پنہاں ہیں یعنی اس کی تشکیل میں بھی اکثریتی رائے کا اعتبار کیا جاتا ہے، جمہوریت کو انگریزی زبان میں Democracy کہا جاتا ہے جو یونانی زبان کے دو الفاظ سے مل کر بنا ہے جس کے معنی عوام اور طاقت کے ہیں اس لحاظ سے جمہوریت ایک ایسا نظامِ حکومت ہے جس میں اقتدار عوام کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور ان کے منشاء کے مطابق حکومت فرائض انجام دیتی ہے ماہرین نے جمہوریت کی مختلف انداز میں تعریفیں کی ہیں چند مشہور تعریفیں مندرجہ ذیل ہیں سیلے seeley نے جمہوریت کی تعریف کچھ یوں کی ہے: جمہوریت ایک ایسی طرز حکومت ہے جس میں ہر ایک شریک ہوتا ہے لارڈ برائس کے خیال میں: جمہوریت وہ طرز حکومت ہے جس میں اختیارات ایک فرد واحد یا افراد کے ایک مخصوص طبقہ یا طبقات کی بجائے معاشرے کے تمام افراد کو بحیثیت مجموعی حاصل ہوتا ہے۔ ابرہم لنکن نے جمہوریت کی تعریف یوں کی ہے: جمہوریت عوام کی حکومت عوام کے ذریعے اور عوام کی خاطر واضح رہے کہ سب سے جامع تعریف ابرہم لنکن ہی مانی جاتی ہے، جمہوریت کا نظام لچکدار ہوتا ہے ناپسندیدہ عناصر کو انتخابات کے ذریعے مسترد کیا جا سکتا ہے افکار و خیالات کی مکمل آزادی کے باعث عوام اپنے جزبات کا اظہار کر سکتے ہیں حکومت رائے عامہ کو نظر انداز نہیں کرتی اگر حکومت عوام کے مشوروں اور ان کی منشاء کو نظر انداز کر دے تو آئندہ انتخاب میں عوام ایسی حکومت کو پرامن طور پر اپنے ووٹ کے ذریعے تبدیل کر سکتے ہیں اس طرح عوام کو حکومت تبدیل کرنے کیلئے تشدد کا راستہ اختیار نہیں کرنا پڑتا اور ملک انقلابات سے محفوظ رہتا ہے 26 جنوری یوم جمہوریہ بھارت کی ایک قومی تعطیل کا دن ہے جسے ملک بھر میں بڑے ہی شان و شوکت سے منایا جاتا ہے بھارت کی سرکاری تعطیلات تین ہے ایک یوم جمہوریہ دیگر دو تعطیلات یوم آزادی بھارت اور گاندھی جینتی ہے، اگرچہ ہندوستان، 15 اگست 1947 کو برطانوی تسلط سے آزاد ہو گیا تھا، لیکن 26 جنوری 1950 کو ہندوستانی تاریخ میں اہمیت اس لیے حاصل ہے کہ اس دن ہندوستان کے آئین کا نفاذ کیا گیا اور ہندوستان ایک خودمختار ملک اور ایک مکمل طور پر ریپبلکن یونٹ بن گیا، جس کا خواب ہمارے رہنماؤں نے دیکھا تھا، اپنے خون جگر سے گلستاں کی آبیاری کی تھی اور اپنے ملک کی خودمختاری کی حفاظت کے لیے جام شہادت بھی نوش کیا تھا چنانچہ آئینی نفاذ کے دن کے طور پر ※

26 جنوری کو بطور یادگار منانے کے لیے طے کیا گیا یہ دن آزاد اور جمہوریہ ہند کی حقیقی روح کی نمائندگی کرتا ہے، لہٰذا اس دن ہمارا ملک "ایک جمہوریہ" ہونے کے ناطے اسے بطور تقریب مناتے ہیں۔

عام طور پر کہا جاتا ہے کہ انگریزوں کے خلاف مسلح جدو جہد کا آغاز 1857ء سے ہوا، یہ ایک غلط مفروضہ ہے جو جان بوجھ کر عام کیا گیا، تاکہ 1857ء سے سو برس پہلے جس تحریک کا آغاز ہوا تھا جس کے نتیجے میں بنگال کے سراج الدولہ نے 1757ء میں حیدر علی نے 1767ء میں مجنوں شاہ نے 1776ء سے 1780ء تک اور ٹیپو سلطان 1791ء میں مولوی شریعت اللہ اپنے بیٹے کے ہمراہ 1812ء میں اور سید احمد شہید 1831ء میں انگریزوں کے خلاف جو باقاعدہ جنگیں لڑیں تھیں وہ سب تاریخ کے غبار میں دب جائیں، اور اہل وطن یہ نہ جان سکیں، یوم جمہوریہ اور یوم آزادی کے جشن کے حوالہ سے مدارس کے خلاف ایک بے اصل بیان کے ذریعہ مسلسل ایک طوفان برپا کرنے کی کوشش کی جاتی رہی ہے حالانکہ تاریخ کا ادنی سے ادنی طالب علم بھی واقف ہے کہ جنگ آزادی میں مدارس کا کردار ایک سنہرے باب کی حیثیت رکھتا ہے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ گذشتہ کئی سالوں سے آر ایس ایس اور اس کی ہمنوا سیاسی پارٹی نے ان مدارس کے خلاف انتہائی غیر ذمہ دارانہ بیان دے دیکر ایک سوالیہ نشان قائم کرنے کی کوشش کی ہے ان کا کہنا ہے کہ یوم جمہوریہ اور یوم آزادی کے موقع پر مدارس میں ترنگا نہیں لہرایا جاتا اور نہ ہی جشن منایا جاتا ہے جبکہ حقیقتِ حال یہ ہے کہ ملک کے طول و عرض میں پھیلے ان مدارس میں ان دونوں دنوں میں چھٹی رہتی ہے اور بڑے ہی شان و شوکت سے جشن بھی منایا جاتا ہے، وطن عزیز کی آزادی میں مسلمانوں کا کردار کسی سے مخفی نہیں ہے خاص طور پر علماء کرام کا، اتنا سب کچھ ہونے کے باوجود ہم پر شک کرنا ہمیں مشکوک قرار دینا انتہائی شرمناک اور بے ہودہ حرکت ہے۔

گلستاں کو لہو کی ضرورت پڑی سب سے پہلے ہی گردن ہماری کٹی
پھر بھی کہتے ہیں مجھ سے یہ اہلِ چمن، یہ چمن ہے ہمارا تمہارا نہیں

شروع کی جس نے آزادی کی لڑائی وہ مسلمان ہی تھا، دیا ہند کو تاج محل جس نے وہ شخص مسلمان ہی تھا، جہاں لہراتا ہے ترنگا آج بھی بڑی شان سے، کیا تعمیر جس نے لال قلعہ وہ شخص مسلمان ہی تھا، سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا" لکھا جس نے ترانہ ہند وہ اقبال مسلمان ہی تھا۔ خدائے عظیم ہمارے اس ملک کو دشمنوں کے شر و فساد اور فتنہ سے محفوظ رکھے ہمارے وطن عزیز کو امن و آشتی کا گہوارہ بنائے، اور اسے مزید ترقیوں سے نوازے تاکہ وہ ہر میدان میں بلند مقام پر فائز رہے۔


www.asrehazir.com
asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com